WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Magazine Cover Designed by Kehkashan Sabir

****

Magazine Designed by Adeela Saleem

compose by Elina Malik

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

EDITOR'S

Adeela saleem

Kehkashan sabir

Elina malik

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علینہ ملک۔ گھر کی سجاوٹ اور آرٹ کی دنیا.

کہکشاں صابر۔ صحت سے متعلق مفید معلومات

عدیلہ سلیم ۔ سات رنگوں کی . دنیا.

ثمرین یعقوب۔دینی اور اصلاحی مضامین

ریما نور رضوان :افسانہ

کنول خان۔ شاعری ۔ رنگ بہاراں۔

اقراء عابد ۔کوکنگ کارنر

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

اسلام وعلیکم............

برتر از اندیشہ سود وزیاں ہے زندگی　　ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں زندگی
تو اسے پیمانہ امروز وفردا سے نہ ناپ　　جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی۔ (اقبال)

بلاشبہ سات رنگوں کے کینوس پر بکھری زندگی خوبصورتی میں بے مثال، اور باکمال ہے کہ جس کو جینے کا ہنر بس آنا چاہیئے ---کیونکہ دھنک کے سات رنگوں میں پنپتی زندگی لمحہ بہ لمحہ بدلتی، بکھرتی، نکھرتی اور سمٹتی رہتی ہے.....زندگی میں جمود نہیں اور تحریک ہی زندگی کی علامت ہے......خوشبو، ہوا، ساون، گھٹا، دھوپ، چھاؤں، بادل، خزاں کا نام ہے زندگی......حسن و خوبی اور غم وخوشی کا امتزاج لیے زندگی ہر دم رنگ بدلتی ہے کبھی خوشیوں سے نہال اور کبھی غموں کے بوجھ سے نڈھال، یہ زندگی بھی کتنی عجیب ہے کبھی شہد سی میٹھی اور کبھی کرواہٹ سے بھری، مگر کیا کریں کہ یہی حقیقت بشر انسانی ہے کہ جب تک سانسوں کی مالا میں گرتے زندگی کے موتی اپنی گنتی پوری نہیں کر لیتے زندگی پیہم رواں رہتی ہے---لبھاتی، ستاتی، مستاتی اور الجھاتی زندگی کے انہی رنگوں کو اپنے دامن میں سمیٹے، الحمداللہ؛ نومولود ست رنگ اپنی پوری جولانیوں اور رنگ سامانیوں کے ساتھ ایک بار پھر سے جلوہ افروز ہے کہ جس کی ہر ہر تحریر میں چھپے، علم وحکمت کے خزینے آپ کے ذہن ودل کی آبیاری کرنے میں پیش پیش ہونگے کہ یہی مقصد پنہاں ہے اس کی ترتیب وتدوین میں کہ دیپ ایسے روشنی کے اور علم وادب کا جلاتے جائیں کہ جس کی روشنی چار سو اجالے بکھیرتی رہے، اور آنے والی نسلوں کے لئے کچھ ایسے راستے روشن کرتے جائیں جو تا قیامت مشعل راہ ثابت ہو سکیں۔ آمین۔ کیونکہ نسل نو کو علم وادب سے آگاہی دینا ہی اس کے اجراء کا مقصد خاص ہے ۔ چنانچہ بزبان اقبال کچھ یوں کہوں گی کہ......

جلانا ہے مجھے ہر شمع دل کو سوز پنہاں سے،
تری تاریک راہوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا،
مگر غنچوں کی صورت ہوں، دل درد آشنا پیدا،
چمن میں مشت خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا۔ (علامہ اقبال)

بہت سی نیک خواہشات کے ساتھ دعا گو---

علینہ ملک-------

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

فہرست---

صفحہ نمبر- نام	آرٹیکل/افسانہ/شاعری	
7.ثمرین یعقوب	تفسیر سورۃ فاتحہ	
12. کہکشاں صابر	سنت ابراہیمی،ایک سچی قربانی	آرٹیکل
14.ثمرین یعقوب	نماز دین کا ستون	آرٹیکل
16.علینہ ملک	65 کی جنگ تاریخ کا روشن باب	آرٹیکل
18.ڈاکٹر جمیل کے ساتھ گفتگو	بالوں کے مسائل	بیٹھک
21.افشاں شاہد	وقت کا صحیح استعمال	آرٹیکل
23.محمود ظفر اقبال ہاشمی	زمین پر اترا پاگل چاند	افسانہ
28.ابن ریاض	پاکستان میں گاڑی چلانے کا تجربہ	آرٹیکل
31.اقراء عابد	عید اسپیشل	کوکنگ کارنر
32.سیدہ عروج فاطمہ	میرے دل کا قرار ہو تم	افسانہ
35. کہکشاں صابر	حجاب ایمان کی حفاظت،خود کی حفاظت	آرٹیکل
38.ریما نور رضوان	عید پیا سنگ	افسانہ
46.مایام اعوان	وادی کیلاش کی ثقافت	سات رنگوں کی دنیا
47.عاصمہ عزیز	بلوٹوتھ ٹیکنالوجی	آرٹیکل
49. کوثر جہاں	متاع جاں	افسانہ
52. کنول خان	رنگ بہاراں	نظم۔غزل
English Poetry ....Anila Murtaza & Fatima Ahmed.55		
56.محمود ظفر اقبال ہاشمی	چاندنی سے باتیں ہم	نظم۔ غزل
57۔ثناء واجد	سائبان	افسانہ
61.علینہ ملک	بیڈروم کی سجاوٹ	آرٹیکل

ست رنگ میگزین

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

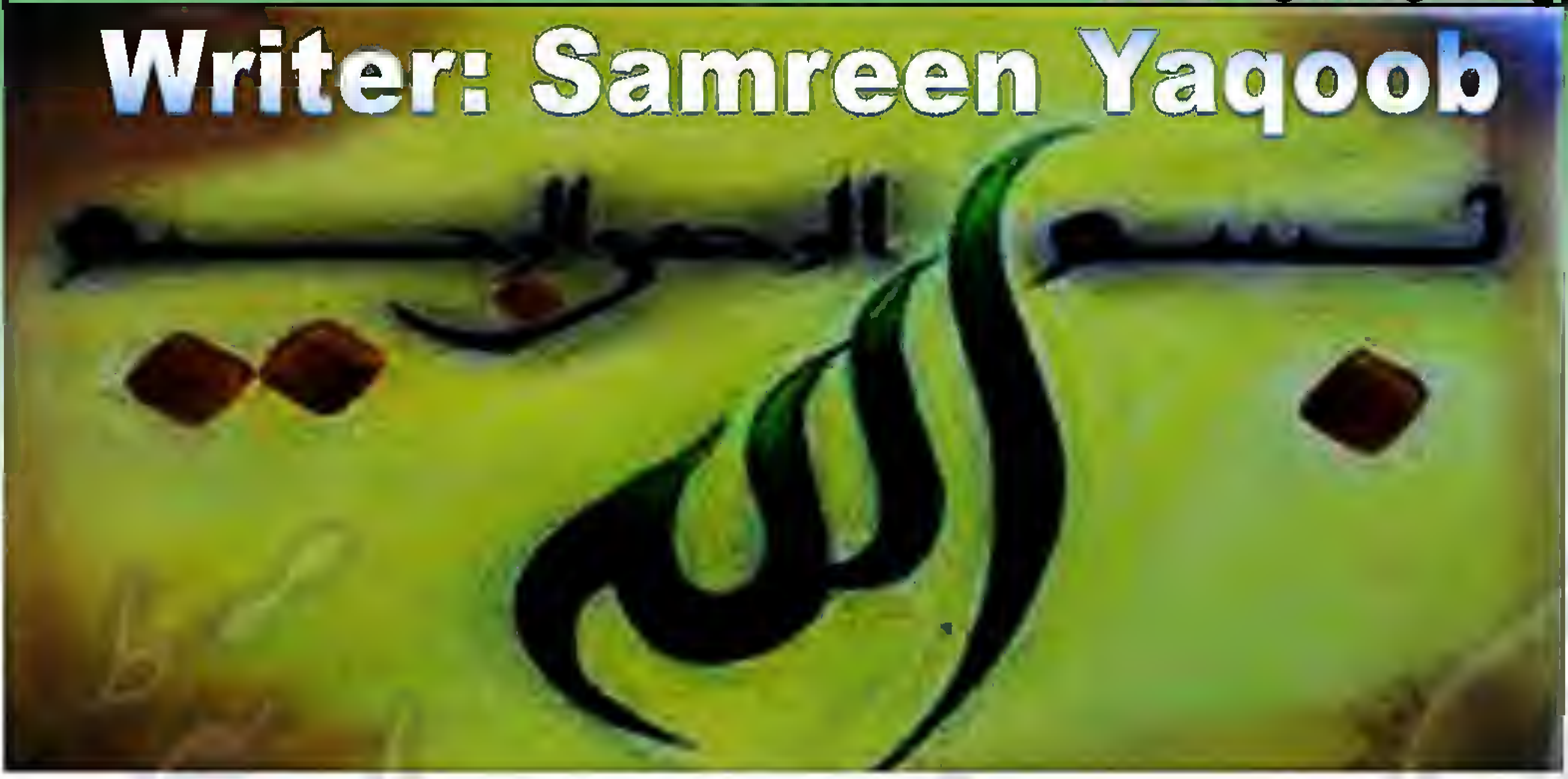

تفسیر سورہ فاتحہ۔۔۔۔

تفسیر۔ثمرین یعقوب۔۔۔۔

جمہور علماء کے نزدیک یہ سورہ مکی ہے۔(تفسیر ابن کثیر،سورہ فاتحہ) سورۃ: یا "سؤر" سے مشتق ہے، بمعنی بچا ہوا حصہ۔سورۃ بھی چوں کہ قرآن کا ایسا حصہ ہے جس کی ابتدا و انتہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے توقیفاً ثابت ہے، اس لیے اس کو سورۃ کہا جاتا ہے۔یا یہ لفظ "سور" سے مشتق ہے، جو ایسی حفاظتی دیوار کو کہا جاتا ہے جو پورے شہر کو محیط ہو۔سورۃ بھی چوں کہ اپنے معانی ومضامین کو محیط ہوتی ہے اسی لیے اس کو سورۃ کہا جاتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر،سورہ فاتحہ)

الفاتحہ: یہ لفظ "فتح یفتح" سے مشتق ہے، بمعنی کھولنا، چوں کہ قرآن پاک کا افتتاح اسی سورۃ سے کیا گیا ہے، اسی لیے اس کا نام" فاتحہ "ہے۔(زاد المسیر والکشف والبیان،سورہ فاتحہ)

سورۃ الفاتحہ کے اسماء۔۔۔۔

اس سورۃ کے متعدد اسماء ہیں۔۔۔۔

فاتحۃ الکتاب: کیوں کہ قرآن کریم کی ترتیب معہودکی اسی سے ابتدا کی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ھی ام القرآن وھی فاتحا الکتاب۔"(روح المعانی،سورہ فاتحہ) ام الکتاب وام القرآن: کیوں کہ یہ سورۃ قرآن کے اصولی مباحث پر مشتمل ہے۔

ام الکتاب وام القرآن:

یعنی "الحمد" سے "الرحیم" تک حمد وثنا اور "مالک یوم الدین" میں احوال آخرت اور (ایاک نعبد وایاک نستعین) میں اللہ کے معبود ہونے اور بندے کے اس کی طرف محتاج ہونے کا بیان اور باقی آیات میں نبوت ورسالت اور مومنین کے لیے انعام واکرام کی بشارت اور مغضوبین وضالین کے لیے جہنم کی وعید کا بیان ہے۔(روح المعانی: سورہ فاتحہ)

اور ام القرآن کا مطلب بھی یہی ہے، یعنی اصول القرآن۔

السبع المثانی: کیوں کہ یہ سات آیات پر مشتمل ہے اور ہر نماز میں مکرر پڑھی جاتی ہے۔السبع المثانی کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ سات آیات جو مکرر ہوں۔(بحر العلوم للسمرقندی: سورہ فاتحہ) اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسماء ہیں: مثلاً: کنز، وافیہ، کافیہ، حمد، شکر، دعاء، تعلیم المسئلہ، شفاء، نور، رقیہ، القرآن العظیم۔) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: (روح المعانی، سورہ الفاتحہ) اس سورۃ کا ایک نام سورۃ الصلاۃ بھی ہے، کیوں کہ نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا امام ومنفرد کے لیے واجب ہے، جب کہ مقتدی کے لیے خاموشی سے امام کی متابعت کرنا ہی کافی ہے۔(البحر الرائق: کتاب الصلاۃ، صفۃ الصلاۃ، 546 / 1، رشیدیہ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

) آخرالذکر مسئلہ میں فقہائ کا اختلاف ہے،لہٰذا یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے،اس کی مکمل تفصیل تو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے رسالہ "ہدیا المعتدی فی قراء المقتدی "اور مولانا ابو بکر غازی پوری صاحب کی آخرالذکر مسئلہ میں فقہائ کا اختلاف ہے،لہٰذا یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے،اس کی مکمل تفصیل تو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے رسالہا المعتدی فی قراء المقتدی "اور مولانا ابو بکر غازی پوری صاحب کی کتاب "ارمغان حق "اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب "احسن الکلام "میں ملاحظہ فرمائیں۔البتہ اس مقام پر صرف امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک کی تائید میں اختصار کے ساتھ کچھ دلائل ذکر کرنا مقصود ہے۔مسئلہ فاتحہ خلف الامام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مقتدی کے لیے ہر نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے،نماز خواہ سری ہو یا جہری۔(بدائع الصنائع:کتاب الصلاۃ،واجبات الصلاۃ 1/ 68) اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مقتدی پر سری نمازوں میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور جہری نمازوں میں مقتدی پر قرات فاتحہ واجب نہیں۔(الاستذکار لابن عبدالبر،کتاب الصلاۃ، 506,491/1)جب کہ احناف کے ہاں سری و جہری دونوں نمازوں میں مقتدی کے لیے قرات فاتحہ جائز نہیں۔

اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

قرآن مجید میں ہے:(واذا قریا القرآن فاستمعولہ وانصتوا لعلکم ترحمون) سورۃ الاعراف،الآیا:204)ترجمہ:جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو،شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔روح المعانی میں ہے:" قرار جل من الانصار خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت:واذا قریا الی آخرہ۔")

تفسیر ترجمہ:انصار میں سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرات کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔اواذا قری)لہٰذا مذکورہ آیت سے مقتدی کے حق میں فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ثابت ہوئی۔

صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:(انما جعل الامام لیؤتم بہ،فاذا کبر فکبر واذا قرا فانصتوا"۔(الجامع الصحیح لمسلم بن الحجاج،کتاب الصلاۃ،باب:التشہد فی الصلاہ،قدیمی)

ترجمہ:امام تو اقتدا ہی کے لیے بنایا گیا ہے،پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تو خاموش ہو جاؤ۔

سنن ابن ماجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:"من کان لہا امام،فقراء الامام لہ قراء۔(سنن ابن ماج)،کتاب الصلاۃ،ص:61،قدیمی)جس شخص کا امام ہو تو امام ہی کی قرات اس کی قرات ہے۔اس حدیث کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانی لکھتے ہیں:"وھو حدیث صحیح عندنا،لہ طرق کثیرا جدا"(سلسلۃ الحدیث لالبانی 2/57 رقم 592)ترجمہ:اور یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح ہے،اس کے بہت زیادہ طرق ہیں۔اس کے علاوہ اور بھی متعدد روایات منع قرات فاتحہ خلف

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

الامام پر دلالت کرتی ہیں، جن کی تفصیل انہی کتب میں دیکھی جا سکتی ہے جن کا حوالہ ہم پہلے دے چکے ہیں۔

لہٰذا آیت قرآنی اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن احادیث میں قرات فاتحہ خلف الامام کی تاکید وارد ہوئی ہے وہ احادیث اما لہٰذا آیت قرآنی اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جن احادیث میں قرات فاتحہ خلف الامام کی تاکید وارد ہوئی ہے وہ احادیث امام ومنفرد کے ساتھ خاص ہیں۔ چناں چہ امام احمد بن حنبل جو جلیل القدر ائمہ ومحدثین میں سے ہیں۔ انہوں نے بھی ایسی احادیث کو جن میں فاتحہ خلف الامام کی تاکید وارد ہوئی ہے امام ومنفرد ہی کے حق میں خاص قرار دیا ہے۔ ترمذی میں ہے:

فاما احمد بن حنبل: فقال معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لاصلوٰۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب اذا کان وحدہ، واحتج بحدیث جابر بن عبداللہ حیث قال: من صلی رکعۃ لم یقرا فیھا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔" قال احمد: ھذا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، تاول قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لاصلوٰۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب: ان ھذا اذا کان وحدہ۔ (سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی ترک القراء؟ خلف ال؟ مام: 71/1، قدیمی) ترجمہ: اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں اس پر محمول ہے کہ جب نماز پڑھنے والا اکیلا ہو اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی رکعت پڑھی اور سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کے مقابلے میں ہم جابر بن عبداللہ کا اجتہاد نقل کر چکے ہیں، لہٰذا آیت وروایات میں بہترین تطبیق اسی طرح ممکن ہے کہ جن روایات میں قرات فاتحہ کی تاکید وارد ہوئی ہے وہ صرف امام ومنفرد کے حق میں خاص رکھی جائیں۔ علاوہ ازیں منع قرات خلف الامام سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، جن میں حضرت عمر، علی، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم جیسے فقہائے کرام بھی شامل ہیں۔ جب کہ فاتحہ خلف الامام کی روایات صرف چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، یعنی حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، عبادہ بن الصامت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم۔ لہٰذا اگر ترجیح دی جائے تب بھی فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ہی کثرت اصحاب کی وجہ سے راجح ہوگی۔

سورہ فاتحہ کے فضائل۔۔۔۔۔

احادیث میں اس سورۃ کے فضائل بکثرت وارد ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے: "عن ابی سعید مرفوعاً: فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء (تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ فاتحہ) ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سورۃ الفاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے:

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما انزل اللہ فی التوراۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن، وھی السبع المثانی، وھی مقسومۃ بینی و بین عبدی نصفین۔"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے فضائل احادیث میں اس سورہ کے فضائل بکثرت وارد ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے: "عن ابی سعید مرفوعاً: فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء) تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ ؟ فاتحہ (ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ سورہ فاتحہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما انزل اللہ فی التورۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن، وھی السبع المثانی، وھی مقسومۃ بینی و بین عبدی نصفین۔" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ام القرآن۔ (سورہ فاتحہ) کی طرح کوئی سورۃ نہ تورات میں اتاری اور نہ انجیل میں اتاری اور وہ سبع المثانی ہے، جو میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہے۔

یعنی "الحمد" سے "یوم الدین" تک اللہ کی حمد و ستائش ہے اور چوتھی آیت میں اللہ کی تعریف اور بندہ کی استعانت دونوں کا تذکرہ ہے، اس کے بعد آخر تک بندہ کی خود اپنے لیے دعا ہے۔

علاوہ ازیں اس میں چوں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے بندہ کو دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرے اور پھر اپنے لیے دعا مانگے، لہٰذا یہ اتنی عظیم الشان دعا ہے کہ جب بندہ مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں یہ دعا مانگتا ہے تو بارگاہ رب العزت میں اس کا ایک ایک حرف شرف قبولیت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

چناں چہ صحیح مسلم میں ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " قال اللہ تعالیٰ: قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین، ولعبدی ما سال، فاذا قال العبد: الحمد للہ رب العالمین، قال اللہ تعالیٰ: حمدنی عبدی، واذا قال: الرحمٰن الرحیم، قال اللہ تعالیٰ: اثنیٰ علی عبدی، واذا قال: مالک یوم الدین۔ قال: مجدنی عبدی ...، فاذا قال: ایاک نعبد وایاک نستعین۔ قال: ھذا بینی و بین عبدی، ولعبدی ما سال۔ فاذا قال: اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ قال: ھذا لعبدی، ولعبدی ما سال)۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ فاتحۃ الکتاب، ص، 203، دار احیاء التراث (ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز (سورہ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، جب بندہ (الحمد للہ رب العالمین) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب بندہ (الرحمٰن الرحیم) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب بندہ (مالک یوم الدین) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیے وہی ہے جو اس نے مانگا اور جب بندہ (اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین) کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے بعد آخر تک رسالت و شریعت ایمان و کفر اور ہدایت وضلالت کا بیان ہے۔ انہی تینوں نوعیتوں کے مضامین پورے قرآن میں جابجا تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں اور اس سے قبل نازل شدہ کتب سماویہ میں بھی یہی چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ قرآن میں اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے اور سورۃ فاتحہ کا خلاصہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" میں ہے۔ وہ اس طرح کہ لفظ "اللہ" تمام صفات کمالیہ کی جامع ذات کا نام ہے، لہٰذا اس میں الٰہیات کی ابحاث سمٹ گئیں اور الرحمٰن سے چوں کہ دنیاوی رحمتیں مراد ہیں، اس لیے اس میں دنیا سے متعلق امور یعنی رسالت و شریعت ایمان و کفر اور ہدایت وضلالت کا بیان آ گیا۔ اور "الرحیم" سے آخرت کی رحمتیں مراد ہیں، اس لیے اس میں مآل و معاد اور امور آخرت کا بیان آ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

تحریر..................کہکشاں صابر

سنت ابراہیمی ایک سچی قربانی بقرعید یا عیدالاضحی۔۔۔۔۔

مسلمان دو طرح کی عید مناتے ہیں۔ایک کو عید الفطر اور دوسری کو عیدالاضحی کہا جاتا ہے۔عیدالاضحی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔اس دن مسلمان کعبۃ اللہ کا حج بھی کرتے ہیں۔اسلام میں حرمت والے چار مہینے بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک ماہِ مبارکہ ذی الحجہ کا بھی ہے اور ذی الحجہ اسلامی سال کے مہینوں میں بارہویں مہینے کا نام ہے بے شک اس ماہِ مبارکہ میں عبادت وذکرو ازکار رب کائنات اللہ رب العزت کی جانب سے اپنے بندوں کے لئے اجر وثواب کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس بابرکت مہینے میں اللہ رب العزت اپنے نیک بندوں کو خصوصی انعامات سے نوازتا ہے بالخصوص اس ماہِ مبارکہ کا شروع کا عشرہ) پہلے دس دنوں (کی فضیلت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ رب کائنات نے ان ایام کو قرآن مجید میں ایامت معلومات کہہ کر مخاطب کیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے بیٹے) حضرت اسماعیل علیہ السلام (کو ذبح کر رہے ہیں۔نبی کا خواب سچا ہوا کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین سے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔جب باپ نے بیٹے کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے تو فرمانبردار بیٹے اسماعیل علیہ السلام کا جواب تھا ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے، اسے کر ڈالئے۔ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔بیٹے کے اس جواب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جب مکہ مکرمہ سے ذبح کرنے کے لئے لے کر چلے تو شیطان نے منیٰ میں تین جگہوں پر انہیں بہکانے کی کوشش کی، جس پر انہوں نے سات سات کنکریاں اس کو ماریں جس کی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا۔آخرکار رضاءِ الٰہی کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل کے ٹکڑے کو منہ کے بل زمین پر لٹا دیا، چھری تیز کی، آنکھوں پر پٹی باندھی اور اُس وقت تک چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدا نہ آ گئی۔اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا گیا جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر دیا۔اس واقعہ کے بعد سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جانوروں کی قربانی کرنا خاص عبادت میں شمار ہو گیا۔چنانچہ حضور اکرم کی امت کے لئے بھی ہر سال قربانی نہ صرف مشروط کی گئی، بلکہ اس کو اسلامی شعار بنایا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں حضور اکرم کے طریقہ پر جانوروں کی قربانی کا یہ سلسلہ کل قیامت تک جاری رہے گا ان شاءاللہ قربانی جہاں ابراہیمی یادگار ہے وہاں سنتِ حبیب پروردگار بھی ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اکرم مدینے میں دس سال قربانی کرتے رہے ایک اور روایت میں ہے نبی کریم نے قربانی ذبح فرما کر ارشاد فرمایا جس نے یہ عمل کیا ہماری سنت کو پالیا کہا جاتا ہے کہ قربانی کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود انسان کی اور یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اور ہر معاشرے نے اپنے اپنے مذہبی عقائد اور نظریات کے مطابق اسے اپنائے رکھا تاریخ انسان نے سب سے پہلی قربانی انسانِ اوّل حضرت ابوالبشر سیدنا آدمؑ کے دونوں بیٹوں نے پیش کی تھی ترجمہ ۔۔۔۔۔اور انہیں آدم کے دونوں بیٹوں کی خبر ٹھیک ٹھیک پڑھ سنایئے! جب دونوں نے قربانی دی تو ایک سے قبول کی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی) اس دوسرے نے (کہا قسم ہے میں تمہیں قتل کر ڈالوں گا) پہلے نے کہا (تو لاوجہ ناراض ہوتا ہے) سورۃ المائدہ

قربانی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ترجمہ۔۔۔۔۔۔ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تا کہ وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

ان جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں جو انہیں عنایت ہوئے ہیں حدیث میں ہے کہ نبی اکرم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قربانی پر حاضر رہنے کو فرمایا۔ نبی اکرم اپنی قربانی خود کیا کرتے تھے، اس وجہ سے قربانی کرنے والے کا خود ذبح کرنا یا کم از کم قربانی میں ساتھ لگنا بہتر ہے اس کے علاوہ آپ قربانی کے گوشت کو خود بھی کھا سکتے ہیں، رشتہ داروں کو بھی کھلا سکتے ہیں اور غرباء مساکین کو بھی دے سکتے ہیں۔ علماء

کرام نے بعض آثار کی وجہ سے تحریر کیا ہے کہ اگر گوشت کے تین حصے کر لئے جائیں تو بہتر ہے۔

ایک حصہ اپنے لئے، دوسرا حصہ رشتہ داروں کے لئے اور تیسرا حصہ غرباء ومساکین کے لئے، ایک اور جگہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے ترجمہ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو ان) جانوروں (کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے البتہ تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں تقویٰ کا ذکر کر کے ارشاد فرمادیا کہ قربانی کے بارے میں تمہارا اخلوص اور تقویٰ دیکھا جائے گا۔ دل میں خلوص اور عمل میں تقویٰ کا رنگ جتنا زیادہ ہوگا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی کا شرف اتنا ہی زیادہ نصیب ہوگا لہذا اخلوص اور تقویٰ کے متعلق ہر ممکن کوشش کرو ترمذی میں ہے کہ عاقل وہ ہے جو خدا کے لئے تقویٰ کرے اور اپنے نفس کا حساب لیتا رہے لیکن آج کل ہم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں خلوص نیت کو ایک طرف رکھ کر دکھاوے کو ترجیح دیتے ہیں، نمائشی قربانی دی جاتی ہے۔ اپنے عزیزوں، رشتے داروں کو بڑھ چڑھ کر دکھایا جاتا ہے جو سراسر غلط اقدام ہے ہمیں پل پل اپنا اور اپنی نیت کا احتساب کرتے رہنا چاہئے ، تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری جائز قربانیوں کا صلہ ہم کو روز محشر میں دیں۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نماز دین کا ستون ہے۔

ثمرین یعقوب۔۔۔۔۔

۔نماز جنت کی کنجی ہے۔نماز مومن کی معراج ہے۔نماز سرکار اعظمﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قرب الٰہی جل جالالہ کا بہترین ذریعہ ہے۔نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔نماز جنت کا راستہ ہے۔نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔نماز بے حیائی سے روکتی ہے۔نماز برے کاموں سے روکتی ہے۔نماز مومن اور کافر میں فرق ہے۔نماز ولایت کا ذریعہ ہے۔نمازی کو سرکار اعظمﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔نمازی ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگا۔نماز دلوں کا زنگ دور کرتی ہے۔نماز بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھتی ہے۔نماز محتاجی سے بچاتی ہے۔نماز روحانیت کو پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔نماز سے سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے۔نماز قبر کی روشنی ہے۔نماز پل صراط کا چراغ ہے۔نمازی کو روز محشر سرخروئی نصیب ہوگی اور سب سے بڑا انعام نمازی کو یہ ملے گا کہ اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔جو لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں وہ بدنصیب ہیں جو شخص نماز کو چھوڑ دیتا ہے اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے، جو شخص ایک نماز جان بوجھ کر قضا کرے گا، دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم کی آگ میں جلے گا۔بے نمازی کا حشر ہامان، فرعون اور ابی بن خلف جیسے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔بے نمازی کو جہنم کے عبرت ناک گڑھے میں ڈالا جائے گا۔بے نمازی کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔بے نمازی پر گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔بے نمازی کی قبر میں سانپ اور بچھو چھوڑ دیئے جائیں گے۔بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا) اس کو پڑھ کر ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو نماز چھوڑنے والے شخص کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے؟ اس بات کی علماء نے یوں توضیح بیان کی کہ نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے والا کفر کے قریب پہنچ گیا لہذا اس صورت میں اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی (نماز کو چھوڑنا پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے ۔جس نے نماز کو چھوڑا اس نے دین کے ستون کو ڈھانے میں مدد کی۔بے نمازی دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔بے نمازی کو کسی عمل کا ثواب نہیں دیا جاتا۔بے نمازی کی کوئی دعا قبول نہیں کی جاتی۔بے نمازی جب مرے گا تو ذلیل و خوار ہو کر مرے گا۔بے نمازی سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔ بے نمازی جب مرے گا تو اسے ایسی پیاس لگے گی کہ اگر پوری دنیا کا پانی پلا دیا جائے تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔مطلب یہ کہ بے نمازی پیاسا ہو کر مرے گا۔بے نمازی پر نحوست طاری رہتی ہے۔بے نمازی کی روزی سے برکت اٹھا لی جاتی ہے۔بے نمازی کی عمر میں برکت ختم ہو جاتی ہے ۔بے نمازی کے چہرے سے نور ختم کر دیا جاتا ہے۔بے نمازی کی زندگی سے سکون و قرار ختم کر دیا جاتا ہے۔بے نمازی کی نیند سے راحت ختم کر دی جاتی ہے۔بے نمازی تنگ دستی اور پریشانی کا شکار رہتا ہے۔بے نمازی کی نزع میں سختی پیدا کر دی جاتی ہے۔بے نمازی کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔بے نمازی روز محشر ذلیل و خوار ہوگا۔نماز کسی صورت میں معاف نہیں ہے بندہ آنکھوں سے اندھا ہے، کانوں سے بہرہ ہے، منہ سے گونگا ہے، ہاتھ سے معذور ہے پھر بھی اس کو نماز معاف نہیں ہے۔نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیں۔اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشاروں کے ساتھ نماز پڑھنی ضروری ہے، اسے کسی صورت میں بھی چھوڑنے کا حکم نہیں ہے ۔اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت نماز میں بے حد برکتیں ہیں۔بندہ جب اپنے پروردگار جل جالالہ کی بارگاہ میں سر جھکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو در بدر کی ٹھوکروں سے نجات عطا فرماتا ہے، اس کو ڈاکٹر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اقبال اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں۔ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے لاکھ سجدوں سے آدمی کو دیتا ہے نجات مطلب یہ کہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب تو خشوع وخضوع کے ساتھ سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جھکنا تجھے دردر جھکنے سے بچالیتا ہے پھر تجھے اپنے پروردگار جل جلالہ کے سوا کسی کی محتاجی نہیں ہوتی۔یہی وہ کرم ہے جو صرف نمازی کو حاصل ہوتا ہے۔نماز مومن کی معراج ہے۔مومن بندے کو نماز کے اندر وہ سکون اور حلاوت نصیب ہوتی ہے کہ وہ لذت اور حلاوت کسی اور چیز میں نہیں پاتا۔روایتیں موجود ہیں تاریخ مالا مال ہے کہ خاصان خدا نے نماز کو کسی حال میں فوت نہیں ہونے دیا۔1:صحابی رسول ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز کے لئے صفیں درست فرما رہے تھے کہ آپ پر مجوسی نے خنجر سے حملہ کردیا،حملہ اتنا شدید تھا کہ آپ کے پیٹ میں سوراخ ہو گیا۔ایسی حالت میں بھی آپ نے نماز نہ چھوڑی،سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی۔2:حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں دوران جنگ تیر لگا لیکن آپ نے نماز ادا کی اور دوران نماز آپ کے پاؤں سے تیر نکالا گیا۔3:حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حالت نماز میں عبدالرحمٰن ابن ملجم نے وار کرکے زخمی کیا،زخم بہت شدید تھا مگر اس حالت میں بھی آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ترک نہ کی۔نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واقعہ کو کون نہیں جانتا۔کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر تلواروں کے سائے میں،دشمنوں کے نرغے میں ہونے کے باوجود،تیروں سے چھلنی جسم اور زخموں سے چور چور ہونے کے باوجود آپ نے نماز ظہر ادا کی اور حالت نماز میں ہی آپ کا سر تن سے جدا کردیا گیا۔سجدے میں سر کٹا کے شہ کربلا نے پیغام یہ دیا ہے جناب امام نے رشتہ خدا سے اہل وفا توڑتے ہیں مرجاتے ہیں نماز مگر چھوڑتے نہیں صحابی رسول ﷺ کو پھانسی کے پھندے پر لے جایا گیا،آپ رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا گیا کہ تمہاری آخری خواہش کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو رکعت نماز پڑھنے دی جائے۔کئی صحابہ رضی اللہ عنہم،کئی اولیاء اللہ حالت نماز میں وصال فرما گئے۔یہاں تک کہ انہیں اپنی قبر میں بھی نماز پڑھتے ہوئے لوگوں نے دیکھا۔لمحہ فکریہ!!مگر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اسلاف بوقت شہادت بھی نماز نہیں چھوڑتے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ذرا سی سردی ہو،ذرا سی گرمی ہو،سر یا کمر میں درد ہو یا ضروری کام ہو تو نماز کو چھوڑ دیتے ہیں۔کسی نے بہت اچھے شعر میں یہ بات کہی ہے کہ نماز سے مت کہو کہ مجھے کام ہے کام سے کہو کہ مجھے نماز پڑھنی ہے ہمارا حساب الٹا ہے،ہم نماز سے کہتے ہیں کہ مجھے کام سے جانا ہے، میرا دل نہیں چاہتا،مجھ میں ہمت نہیں ہے،بہانا یہ کرتے ہیں کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں۔اگر پھر بھی کبھی نماز پڑھ لی تو ہماری نمازوں کا یہ حال ہوتا ہے بقول شاعر جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں نماز پڑھ بھی لی تو پوری دنیا کا حساب کتاب کرتے ہیں۔یوں لگتا ہے کہ جسم مصلے پر ہے مگر دماغ پوری دنیا کی چیزیں گنتی کر رہا ہے۔

الغرض کہ نماز ہمیں پابندی کے ساتھ ادا کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔نماز کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کریں تا کہ اس کی حلاوت سے ہمارے سینے پرنور ہوں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو پنج گانہ نماز با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس کے علاوہ نوافل کی بھی کثرت کی توفیق عطا فرمائے اور ہم جب اس پروردگار جل جلالہ کی عبادت میں ہوں، اس وقت ہمیں موت آئے۔آمین ثم آمین۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

٦٥ کی جنگ، تاریخ کا ایک روشن باب۔

علینہ ملک۔

ہر قوم کی تاریخ میں کچھ سنہری دن ایسے ہوتے ہیں، جنہیں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔اور جو ہمیشہ لازوال رہتے ہیں۔زندہ قومیں اپنی تاریخ اور اپنے ماضی کو کبھی نہیں بھولتی ہیں۔اور اسے نہ صرف یاد رکھتی ہیں بلکہ اس سے سبق بھی حاصل کرتی ہیں۔بلاشبہ پاکستان کی تاریخ میں بھی ایسے کئی روشن اور مثالی دن ہیں جو تا قیامت لازوال رہیں گے۔ان میں سے ایک دن ٦ ستمبر ١٩٦٥ کا بھی ہے،اور تاریخ کا ایسا روشن باب ہے، جب افواج پاکستان اور پاکستانی قوم نے اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کے خلاف جرات اور بہادری کی وہ داستان رقم کی جو رہتی دنیا تک لازوال رہے گی۔

پاکستان کو بنے ابھی ١٨ سال کا قلیل عرصہ ہی گزرا تھا کہ ٦ ستمبر ١٩٦٥ کو رات کی تاریکی میں ہندوستان نے بنا کسی اعلان جنگ کے لاہور پر حملہ کر دیا۔ بھارتی فوج اور حکمران اس گھمنڈ میں تھے کہ پاکستان کے مقابلے میں صلاحیت و وسائل اور عددی برتری کی وجہ سے وہ پاکستان کو زبردست شکست دے سکتے ہیں۔اور بھارتی جرنلوں کو یہ یقین تھا کہ وہ ٧ ستمبر کی صبح کو لاہور کے جم خانہ کلب میں فتح کا جشن منائیں گے۔مگر وہ یہ حقیقت بھول گئے کہ زمانہء قدیم سے زمانہء جدید کی جنگوں کی تاریخ میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں رہی ہے کہ جنگوں میں فتح یا شکست کے لئے مورال ہمیشہ اہم کردار ادا کرتا ہے ۔یعنی روائتی یا غیر روائتی جنگ میں جس فریق کا مورال بلند ہوگا،اس کے جنگ میں فتح یاب ہونے کے قوی امکانات ہونگے ۔اور بلاشبہ مسلمان قوم نے اپنی چودہ سو سالہ تاریخ میں ہمیشہ کسمپرسی اور بے سروسامانی کے باوصف نہ صرف بے شمار جنگوں میں فتح یابی حاصل کی بلکہ اکثر اوقات بے سروسامانی میں بھی دشمن کو ناکوں چنے چبوائے۔بقول اقبال،

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ۔ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔
کافر ہے تو ہے تابع تقدیر مسلمان، مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیر الہی۔

تاریخ اسلام میں جذبہء ایمانی نے کبھی بھی عددی کمتری اور بے سروسامانیوں کو مسلمانوں کی کمزوری نہیں بننے دیا۔مثلاً غزوہ بدر میں جذبہء ایمانی نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود ایسے دشمن کو چت کیا، جو اس وقت کے جدید جنگی ہتھیاروں سے لیس اور عددی برتری میں مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھی۔اسی طرح جنگ یرموک میں جذبہء ایمانی کی بدولت ٤٠ ہزار بے سروسامان اسلامی مجاہدین نے قیصریت کی عالمی طاقت کے دو لاکھ لشکر کو شکست فاش سے دوچار کیا، جنگ قادسیہ میں پہلی بار اسلامی مجاہدین کا واسطہ ہاتھیوں سے مسلح لشکر سے پڑا تو یہ جذبہء ایمان ہی تھا کہ مجاہدین کے حوصلے پست نہ ہوئے اور انہوں نے نت نئے وار کر کے ہاتھیوں پہ سوار دشمن کو تہہ و بالا کر دیا،اور جنگ مدائن میں مسلمانوں نے بے خوف و خطر اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اور پھر یہی جذبہء ایمانی ۱۹۶۵ کی جنگ میں پاک فوج اور پاکستانی قوم کے دلوں میں منور تھا۔ اور اسی جذبہء ایمانی نے ان کے دلوں میں عددی کمتری اور وسائل کی کمی کو کمتری یا کمزوری نہیں بننے دیا۔ بلاشبہ ۶ ستمبر کی جنگ کے دوران پوری قوم نے اپنی مسلح افواج کی حوصلہ افزائی کی اور مالی و اخلاقی امداد بہم پہنچانے کے لئے اپنے تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر صرف اور صرف ایک ہی مقصد کے لئے متحد ہو گئی۔ اور افواج پاکستان نے بھی بھرپور طریقے سے دشمن کی ننگی جارحیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہ جنگ سترہ روز تک جاری رہی، جس میں پاکستانی افواج نے بڑی جرات اور بہادری سے اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے، اور شجاعت اور قربانی کی وہ لازوال داستان رقم کی جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ یہ جنگ سترہ روز تک جاری رہی اور جب بھارت کو ٹھیک ٹھاک نقصان اٹھانا پڑا اور وہ اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہا تو اس نے اقوام متحدہ میں جنگ بندی کی اپیل کر ڈالی۔ چنانچہ ۲۳ ستمبر کو یہ جنگ اقوام متحدہ کی اپیل پر روک دی گئی۔ بحرحال اس جنگ سے بھارتی افواج اور حکمرانوں کی سمجھ میں یہ بات تو اچھی طرح سے آ گئی کہ پاکستانی افواج اپنے دفاع سے غافل نہیں، بلکہ اسے منہ توڑ جواب دینے کے قابل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ۶۵ کی جنگ جب بھارت کی طرف سے شروع کی گئی تو بھارتی افواج کا نہ صرف مورال بلند تھا، بلکہ ہتھیاروں اور عددی برتری کے لحاظ سے بھی وہ پاکستان سے بہت آگے تھے۔ تو پھر کیا وجہ تھی کہ وہ اپنے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہے، تو اس میں صرف اور صرف ایک ہی راز پوشیدہ ہے کہ ایک مومن اور مسلمان صرف اور صرف اپنے رب کی رضا اور دین حق کی خاطر لڑتا ہے، اس کے دل میں کسی بھی قسم کا لالچ یا مراعات کا حصول پیش نظر نہیں ہوتا ہے۔ اور جب توحید کی قوت اور اللہ پر ایمان کی طاقت ہو تو کسی قسم کی کمزوری یا کمی آڑے نہیں آتی، اور مومن اپنے زور بازو پر یقین رکھتے ہوئے اپنے تن، من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ اور جب اللہ کی تائید شامل ہو تو فتح و نصرت خود بخود مقدر ٹھہرتی ہے، بے شک۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن،

نہ مال غنیمت، نہ کشور کشائی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ڈاکٹر جمیل سے آن لائن گفتگو۔۔۔۔

ترتیب وتحریر۔۔عدیلہ سلیم۔

عدیلہ سلیم: اسلام وعلیکم۔

ڈاکٹر جمیل: وعلیکم السلام۔

عدیلہ سلیم: سب سے پہلے تو بہت شکریہ آپ کا آپ نے ہمیں وقت دیا۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ ڈاکٹر صاحب؟

ڈاکٹر جمیل: اللہ کا شکر ہے سب خیریت ہے۔۔۔۔۔

عدیلہ سلیم: آج کل کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟

ڈاکٹر جمیل: گورنمنٹ جاب ہے اور کلینک اور پھر فیس بک پر بھی ساتھ ساتھ مریضوں کو دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔

عدیلہ سلیم: اپنے بچپن اور تعلیم کے بارے میں کچھ بتائیے کہ کہاں گزرا اور تعلیم کہاں سے حاصل کی اور اب کہاں رہائش پذیر ہیں؟

ڈاکٹر جمیل: میں نے Msc،LLB،DHMS کیا ہوا ہے۔ ۔۔۔۔میرے والد سرکاری ملازم تھے بلوچستان میں اور ہر دو، تین سال کے بعد ان کی پوسٹنگ ہو جاتی تھی دوسرے شہر میں اس لئے کسی ایک شہر سے تعلیم حاصل نہیں کی۔۔۔۔۔

عدیلہ سلیم: میڈیکل کی طرف آپ کا اپنا رجحان تھا یا والدین کی خواہش؟

ڈاکٹر جمیل: رجحان تو تھا میڈیکل کی طرف مگر میرا داخلہ نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے Msc کے بعد LLB کیا اور اب اور ٹائم ملا تو DHMS کر کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن گیا۔ میری دادی امی مجھے بچپن میں ڈاکٹر کہہ کر بلاتی تھیں شاید انہیں کی دعائیں ہیں کہ میں آج ڈاکٹر بن گیا۔۔۔۔۔

عدیلہ سلیم: آج کل بیماریاں کافی پھیلی ہوئی ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگ کس طرح ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر جمیل: آجکل بہت سی بیماریاں ایسی پھیلی ہوئی ہیں جن کا نام ہم نے اپنے بچپن میں سنا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔اس کی ایک اہم وجہ وہ کھاد ہے جو ہم اپنی فصلوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔ آج کے دور میں خالص غذا میسر نہیں جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل گئی ہیں۔۔۔۔۔ بیماریوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی ڈائٹ کا خیال رکھیں، پانی زیادہ پیئے اور تازہ سبزیاں اور پھل کا استعمال کریں روزانہ ورزش کریں یا پھر کم از کم چہل قدمی ضرور کریں۔۔۔۔۔

عدیلہ سلیم: آج کل کونسی بیماری عام ہے کہ لوگ ان بیماریوں کو معمولی جان کر تسلی بخش رہتے ہیں؟

ڈاکٹر جمیل: ہمارے یہاں بلڈ پریشر اور شوگر کی بیماری عام ہو چکی ہے اور لوگ اس کا خیال بھی نہیں رکھتے جبکہ یہ ایسی بیماری ہے جو انسان کو اندر ہی اندر ختم کر دیتی ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا۔۔۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عدیلہ سلیم: میں نے کافی مرد وخواتین کو اپنے بالوں کے معاملے میں پریشان پایا ہے۔ مرد حضرات کا کہنا ہے کہ بال جھڑ جاتے ہیں اور خشکی بھی رہتی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

ڈاکٹر جمیل: بال انسان کی شخصیت کو خوبصورت بناتے ہیں اسی لئے ہر مرد اور عورت اپنے بالوں کی وجہ سے پریشان دکھائی دیتا ہے ...... بالوں کے گرنے کی اہم وجہ خشکی ہے جو ہماری ڈائٹ اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اگر ہم اپنی ڈائٹ ٹھیک کرلیں تو خشکی سے بچ سکتے ہیں اور اس طرح بال بھی گرنا بند ہو جائیں گے۔

عدیلہ سلیم: خواتین کا کہنا ہے کہ انکے بال نازک، ہلکے اور گرنے کا عمل آج کل بہت زیادہ ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

ڈاکٹر جمیل: جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ اچھی ڈائٹ نہ ہونے اور خشکی کی وجہ سے بال گرتے اور کمزور ہوتے ہیں لہٰذا اپنی خوراک پر خصوصی توجہ دے کر اور بالوں کی خاص نگہداشت کر کے ہی ان مسائل سے نمٹا جا سکتا ہے......

عدیلہ سلیم: بالوں کے مسائل کیوں جنم لیتے ہیں؟ کیا خوراک بہتر نہ ہونا اس کی وجہ ہے یا مختلف اقسام کے شیمپو اور تیل کا استعمال؟

ڈاکٹر جمیل: بال انسان کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں اسی لئے مرد اور عورت اس کو اچھا رکھنے کے لیے پریشان رہتے ہیں چنانچہ کسی نے کچھ بھی بتایا یا ٹی وی پر کوئی شیمپو کا اشتہار دیکھا تو اسے استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں چاہے وہ ان کے حق میں بہتر ہے کہ نہیں ...... جبکہ دوسرے ممالک میں لوگ اپنی جلد اور بالوں کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں اور اس سلسلے میں بہت خرچ کرتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں لوگ مفت مشورہ چاہتے ہیں اور پھر نقصان بھی اٹھاتے ہیں......

:عدیلہ سلیم: کیا بال روزانہ شیمپو کرنے چاہیے؟

ڈاکٹر جمیل: اپنے بالوں کو صحت مند رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی صفائی کا خیال رکھا جائے تو بالوں کو روزانہ نہ سہی ایک دن چھوڑ کر ضرور شیمپو کرنا چاہیے مگر اس سلسلے میں ایک بات کا خاص خیال کہ آپ جو شیمپو استعمال کر رہے ہیں اس میں کیمیکل زیادہ مقدار میں نہ ہو کیونکہ کیمیکل بالوں کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے چنانچہ اچھے ہیئر اسپیشلسٹ سے پوچھ کر شیمپو اور تیل کا استعمال اپنی بالوں کی ساخت کے مطابق کریں......

عدیلہ سلیم: آپ کے خیال میں بالوں کے لیے بہترین شیمپو اور تیل کونسا ہے؟ جس سے بال گھنے۔ لمبے اور مضبوط ہوں؟

ڈاکٹر جمیل: میں اپنے مریضوں کو ہومیو کے شیمپو اور تیل تجویز کرتا ہوں ان کے مسائل کو دیکھتے ہوئے اور اللہ کا شکر ہے کہ لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے......

عدیلہ سلیم: بال اگر کم عمری میں ہی سفید ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟

ڈاکٹر جمیل: کم عمری میں بال سفید ہونے کی کئی وجوہات ہیں ایک اچھی خوراک نا کھانا دوسرا ہر وقت پریشان رہنا اور تیسرا بالوں میں حد سے زیادہ خشکی (ڈینڈرف) کا ہو جانا بھی اس کی اہم وجوہات ہیں......

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عدیلہ سلیم: بالوں کو گھنا کیسے کیا جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر جمیل: خود کو ریلیکس رکھیں خوراک میں مچھلی دودھ اور انڈے کا استعمال رکھ کے آپ بالوں گھنا رکھ سکتے ہیں اور Arnica شیمپو کا استعمال کر کے آپ اپنے بالوں کو بہتر کر سکتے ہیں

عدیلہ سلیم: کس طریقے سے مرد و خواتین کو اپنے بالوں کی حفاظت کرنی چاہیے؟

ڈاکٹر جمیل: جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اپنی ڈائٹ کا خیال رکھیں زیادہ پانی پیئے، روزانہ بالوں کو اچھے شیمپو سے دھویں...... فاسٹ فوڈ اور چکنی چیزوں سے پرہیز کریں تو بال خوبصورت اور صحت مند رہیں گے......

عدیلہ سلیم: کیا گرمی اور سردی کے موسم کے کے لحاظ سے شیمپو اور تیل استعمال کرنا چاہیے؟

ڈاکٹر جمیل: نہیں ضروری نہیں بس موسم کے لحاظ سے خوراک پر توجہ دینی چاہیے......

عدیلہ سلیم: کیا لوگوں کی نیچر بھی اس کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اگر ہوتی ہے تو بالوں پر لوگوں کی نیچر کا کیا ملاپ ہے؟

ڈاکٹر جمیل: جی ہاں کسی کی نیچر بھی اس کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے کچھ لوگ ضرورت سے زیادہ اسٹریس لیتے ہیں پریشان ہونا فطری عمل ہے مگر پریشانی کو خود پر حاوی کر کے کھانا پینا چھوڑ دینا بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے جس کے نتیجے میں بال سفید ہونے اور جڑنے لگتے ہیں......اپنے غصے کو کنٹرول رکھیں اور خوش رہنا سیکھیں خوراک کا خیال رکھیں تو بیماری سے بھی دور رہیں گے......

عدیلہ سلیم: آپ عوام کو ست رنگ میگزین کے ذریعے کیا پیغام دینا چاہیے گے؟

ڈاکٹر جمیل: میں یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ اگر ڈائٹ اچھی ہو تو سب اچھا اس لیے اپنی خوراک میں دودھ، مچھلی، انڈے، سبزیوں اور پھلوں کا استعمال کریں......چکنی اور مرچ مصالحہ دار غذاؤں، گائے کے گوشت اور سوفٹ ڈرنک سے پرہیز کریں تو ہمیشہ صحت مند رہیں گے......

عدیلہ سلیم: ست رنگ میگزین کی ٹیم کو کوئی پیغام؟

ڈاکٹر جمیل: سات رنگ میگزین کی ٹیم بہت اچھا کام کر رہی ہے اور میں بہت شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے عزت بخشی اور میں دعا گو ہوں کہ آپ اسی طرح لوگوں کو اپنے میگزین کے ذریعہ اچھی اچھی باتیں بتاتے رہیے۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف

ایڈ فری لنکس

ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ

ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ کا ایک پیج پر

کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہماراویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بُک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

"وقت کا صحیح استعمال۔۔۔

افشاں شاہد۔۔۔کراچی

وقت ایک قیمتی اور بیش بہا خزانہ ہے جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے وقت ان کی قدر نہیں کرتا۔ آج کا کام کل پر چھوڑنے والے اور ابھی تو بہت وقت پڑا ہے بعد میں کرلینگے اس قسم کی سوچ رکھنے والے لوگ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے کیونکہ کامیابی ہمیشہ ان کے قدم چومتی ہے جو وقت کا سوچ سمجھ کر استعمال کرتے ہیں اور وقت کے ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آجکل جس کو دیکھو وقت کی کمی کا رونا روتا ہوا دکھائی دیتا ہے خواتین کو یہ شکوہ ہے کہ انہیں گھر کے کام کاج سے ہی فرصت نہیں ملتی کہ وہ اپنی ذات کے لئے کچھ وقت نکال سکیں تو مرد حضرات کے اپنے رونے ہیں کہ مالی مسائل کی وجہ سے وہ اپنی فیملی کو وقت نہیں دے پاتے جبکہ اس مسئلے کا واحد اور آسان حل یہ ہے کہ وقت کی صحیح تقسیم کی جائے ایک بھی لمحے کو ضائع نہ کیا جائے اور درج ذیل...... باتوں کا خیال رکھا جائے۔

"غور کریں""

سب سے پہلے اس بات پر غور کیا جائے کہ ہم پورا دن کن کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ کیا ہم...... اپنا وقت ان کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں خرچ کرتے ہیں جو کہ نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ اور جن کو کیے بنا کوئی گزارا نہیں۔ اکثر افراد اور خاص طور پر خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنا بیشتر وقت فضول کاموں میں ضائع کر دیتی ہیں جیسے کہ فون پر باتیں کرنا یا ٹی وی دیکھنا اور پھر وقت کی کمی کے رونے روتی ہے ہر کام کرنے کا ایک وقت ہوتا ہے جسطرح رات سونے کے لیے ہوتی اور دن کام کرنے کے لیے اسی طرح کام کے وقت باتیں کرنا اپنے وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے -

شیڈول......ترتیب دیں"

ہر فرد کو اور خاص طور پر خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنا شیڈول ترتیب دیں صبح بیدار ہونے کے ساتھ ہی ایک عدد ڈائری میں آج کے اپنے تمام ضروری کام لکھ لیں اور یہ تمام کاموں کی انجام دہی کے وقت موبائل کا ہرگز استعمال نہ کریں اگر کوئی بہت ضروری کال ہو تو ہی اسے جواب دیں ورنہ...... نظر انداز کردے بے شک فارغ ہو کر آپ ان سے خود رابطہ کرلیں اس طرح نہ صرف آسانی سے اور وقت مطابق پر سارے کام مکمل ہو جائیں گے بلکہ خواتین کو اپنی ذات پر توجہ دینے کے لیے بھی کچھ وقت میسر آ جائیگا۔

گھڑی کے ساتھ چلیں"

دوسری ضروری چیز کا یہ خیال رکھیں کہ گھڑی کے ساتھ چلیے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک...... لمحے کو قیمتی جانیں اور اس کا صحیح طور پر استعمال بھی کریں گھڑی کے ساتھ اپنا مقابلہ کریں اپنے آپ کو ایک ٹاسک دیں مثال کے طور پر آپکو کمرہ صاف کرنا ہے تو آدھے گھنٹے کا وقت اپنے آپ کو دیں اس وقت میں اگر آپ نے کمرہ صاف کرلیا تو آپ گھڑی سے جیت جائیں گی۔ اس طرح نہ صرف کام...... جلدی بھی ہو جائے گا ساتھ ساتھ آپ کام سے لطف اندوز بھی ہونگی اور آہستہ آہستہ آپ کے کام کرنے کی رفتار میں بھی اضافہ ہو جائے گا -

"منصوبہ بندی کریں"

جب انسان پہلے سے ہی کسی کام...... کی منصوبہ بندی کرلیتا ہے تو پھر وہ...... اس کام کو با آسانی عملی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جامہ پہنا سکتا ہے کیونکہ اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے انسان کو زیادہ محنت و مشقت نہیں کرنی پڑتی کیونکہ اس کے پاس اس کام کے بارے میں تمام معلومات ہوتی ہیں اس طرح بغیر کسی پریشانی کے وہ کام مکمل ہو جاتا ہے مثال کے طور پر اگر کوئی خاتون کسی خاص موقع پر کچھ کھانے میں اہتمام کرنا چاہتی ہے اور اگر وہ خاتون پہلے سے ہی منصوبہ بندی کر لیتی ہے کہ اسے کیا کیا ڈشز بنانی ہیں اور وہ ان ڈشز کے تمام اجزا کی بھی وہ پہلے سے ہی تیاری کر کے رکھتی ہے تو نہ صرف تمام ڈشز وقت سے پہلے بن جائیں گی۔ساتھ ہی ایک خوشی کا احساس بھی بیدار ہوتا ہے۔

موبائل اور انٹرنیٹ کا استعمال کم کریں"

آجکل کے پر آسائش دور میں بھی اگر ہمیں وقت نہیں ملتا تو اس میں ہماری کوتاہی ہے کیونکہ پہلے کے زمانے میں جب سارا کام اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا تھا مشینوں کا کوئی عمل دخل انسانی زندگی میں موجود نہ تھا جب بھی انسان کے پاس دوسرے انسان کے لیے وقت دستیاب تھا لوگ ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے گھروں پر دعوتوں کا اہتمام ہوتا تھا لیکن آج جب ہاتھوں کی جگہ مشینوں نے لے لی ہے گھنٹوں کا کام منٹوں میں ہو رہا ہے لیکن پھر بھی انسان کے پاس نہ اپنے لیے وقت ہے اور نہ ہی اپنے عزیز و اقارب کے لئے اور اس وقت کی کمی کی بنیادی وجہ موبائل اور انٹرنیٹ ہے کیونکہ تمام لوگوں میں خواہ وہ بچے ہو یا بڑے مرد ہوں یا خواتین ہر صنف میں موبائل اور انٹرنیٹ کا استعمال اتنا فروغ پا چکا ہے کہ ہم اپنے انتہائی اہم کام کو بھی اس کے لئے نظر انداز کر دیتے ہیں اور یوں کام کا بوجھ بڑھتا جاتا ہے

انٹرنیٹ اور موبائل کا استعمال کوئی بری بات نہیں لیکن اس کو سر پر سوار کر لینا اور اس کے لئے اپنے ضروری کاموں کو موقوف کرنا سراسر بیوقوفی ہے ،ان چیزوں کا استعمال کیجیے لیکن جب جب آپ فری ہوں اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ یہ فرصت کے لمحات اپنی فیملی کے ساتھ گزاریں ان کو سیر و تفریح کے لیے لے کر جائیں اسطرح نہ صرف آپ اپنے اندر ایک خوشگوار تبدیلی محسوس کرینگے ساتھ ہی آپ اپنی فیملی کو بھی خوشی دینے کا باعث بنیں گے۔

رات دیر تک سونا"

رات دیر سے سونا اور پھر دوپہر بارہ بجے بیدار ہونا یہ عادت بھی آپکی زندگی میں بے سکونی لانے کا باعث بنتی ہے کیونکہ جب صبح ہی اتنی دیر سے ہو گی تو پھر تمام کام بھی دیر سے ہی ہونگے اور جب کام وقت پر نہیں ہوتے تو گھر کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اس لیے جلدی سونے اور صبح سویرے بیدار ہونے کی عادت اختیار کرنی چاہیے اس طرح نہ صرف وقت کی بچت ہوتی ہے اور زندگی میں بھی توازن برقرار رہتا ہے۔

غرض اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ نہ صرف وقت مقررہ پر سارے کاموں کی انجام دہی ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی آپ کو زائد وقت بھی حاصل ہو سکتا ہے جس میں آپ اپنے تمام من پسند کام کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

افسانہ۔۔۔۔

'زمین پر اُترا ہوا پاگل چاند'

حنین امراء کی اس پرشور محفل سے تنگ آ کر سب سے نظریں بچاتے ہوئے باہر نکل آئی مگر بدقسمتی سے آج چودھویں کی رات تھی۔ جو کچھ اس کے ساتھ پچھلے چند برسوں میں ہوا تھا اس کے بعد اسے چودھویں کے کھلکھلاتے ہوئے چاند اور اس کی نقرئی روشنی سے چڑ سی ہوگئی تھی۔ اسے یوں لگا کرتا تھا جیسے چودھویں کی رات صرف اس کے ساتھ ہوئی بے وفائیوں کا چرچا کرنے آیا کرتی تھی۔

اور پھر وہی ہوا!

جونہی اس کی نظر چاند پر پڑی ایک آشنا سی مردانہ آواز پھر سے جاگ اُٹھی اور کوئی اس کی سماعتوں میں پگھلا ہوا سیسہ نئے سرے سے اُنڈیلنے لگا۔

ہنی! یہ جو چودھویں کا پورا چاند ہے ناں۔۔۔۔ مجھے یہ تب تک آدھا اور ادھورا نظر آتا ہے جب تک اس پر تمہاری ستارہ آنکھوں کی پوری چمک نہیں پڑتی!'

'اس پورے چاند کے اردگرد پھیلا ستاروں کا جنگل غور سے دیکھو۔۔۔۔ یہ دراصل تمہاری خوبصورت آنکھوں سے آزاد ہونے والی نظریں ہیں جنہوں نے آسمان اور چاند دونوں کو سجا ڈالا ہے!'۔۔ یہ جو چودھویں کا چاند ہے ناں۔۔۔۔ مجھے جنون کی حد تک پسند ہے۔۔۔ میرے بس میں ہوتا تو میں شادی کی پہلی رات منہ دکھائی میں تمہیں چودھویں کا چاند دیتا اور اس کی ساری کی ساری روشنی تمہاری مانگ میں بھر دیتا!'

فرطِ جذبات سے جب حنین کے لب تھرتھرانے لگے تو اس نے بے اختیار اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے۔ آوازیں تو تھم گئیں مگر کرب وائلن کی کسی ٹریجک دھن کی طرح پس منظر پر بدستور متحرک تھا۔ پچھلے ایک برس وہ اپنی زندگی کے مشکل ترین دور سے گذری تھی۔ جس سے اس نے ٹوٹ کر محبت کی تھی شادی کے پہلے سال اس کی انا اور تحکمانہ رویئے کا پاگل پن اس کی ذات اور اس رشتے کو بڑی بے رحمی کے ساتھ زندہ نگل گیا تھا۔ طلاق کے بعد وہ جب نیم پاگل سی ہوگئی تو شہر کے نامور ماہرِ نفسیات سے چھ ماہ کے صبر آزما علاج کے بعد اب کہیں جا کر وہ زندگی کی ڈگر پر اپنے قدم جما کر نئے سرے سے چلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ہر بار آنکھوں اور آنسوؤں سے پکا معاہدہ کرتی مگر اس کے اطراف میں بکھری ان گنت یادیں کوئی نہ کوئی بھیس بدل کر اسے آزمانے چلی آتیں اور ہر بار معاہدہ ٹوٹ جاتا!

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آج پھر ایسا ہی ہوا تھا!

وہ اپنے دونوں ہاتھ بغلوں میں دبائے وسیع لان کے تقریباً وسط میں چلی آئی تو دفعتاً اس احساس ہوا جیسے لان میں پڑے ایک بینچ پر کوئی پہلے سے موجود تھا۔اس کی طرف پشت کیئے،اپنی دونوں ٹانگیں بینچ پر رکھے اوران کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنائے وہ ٹکٹکی باندھ کر سر اُٹھائے چاند کی طرف دیکھ رہا تھا اور شائد کچھ کہہ بھی رہا تھا جسے وہ پوری طرح سننے سے قاصر تھی۔وہ متجسس انداز میں آہستہ آہستہ اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی۔اب اس کی آواز اسے بالکل صاف سنائی دے رہی تھی۔وہ بھاری بھرکم آواز چاند سے مخاطب تھا!

'مَیں سارا دن آپ کا انتظار کرتا ہوں چندا ماموں۔۔۔۔چندا ماموں مجھے آپ سے اتنی ہی محبت ہے جتنی اپنے بچپن کے لمبے قد والے دوست یوکلپٹس اور مانورانی سے۔۔۔۔آج جب مَیں کمرے سے باہر آیا تو آپ میرے دوست یوکلپٹس کے کاندھے پر سر رکھے میرا انتظار کر رہے تھے ناں۔۔۔۔ہم تو صرف رات کو ہی مل سکتے ہیں ناں اور وہ بھی آدھا مہینہ۔۔۔۔دیکھیئے گا مَیں ایک دن بہت سے گھوڑوں والی ایک رتھ پر سوار ہو کر نکلوں گا اور آپ کے پاس ہمیشہ کے لئے آ جاؤں گا۔۔۔۔مَیں آپ کو چھونا چاہتا ہوں۔۔۔۔آپ کے گلے لگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔مَیں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں ناں۔۔۔۔اس لئے!'

اس شخص کی آواز میں بچوں کی سی معصومیت اور عجیب سا کرب تھا۔اسے لگا جیسے کسی نے اس کے تازہ تازہ بھرے زخم پر دونوں انگوٹھے رکھ کر انہیں اتنی زور سے دبا دیا کہ خون اور درد پورے کے پورے باہر آ گئے ہوں۔ضبط کرتے کرتے بھی بے اختیار اس کی سسکی نکل گئی!اپنی پشت پر سسکی کی آواز سن کر وہ شخص بولتے بولتے رک گیا اور چونک کر کھڑا ہو گیا۔کچھ لمحے وہ اس کی طرف پشت کیئے ساکت کھڑا رہا اور پھر خوفزدہ انداز میں اس کی طرف پلٹا۔

وہ ایک سترہ اٹھارہ سالہ نوجوان نہیں جیسے چودھویں کا چاند تھا جو زمین پر اُتر آیا تھا!

ملگجے اندھیرے میں اس کا گورا چٹا چہرہ پورے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔یونانی دیوتاؤں کے سے آفاقی نقوش رکھنے والے اس خوبصورت نوجوان کی آنکھوں میں خوف،حیرانی اور اجنبیت کی دھجی دھجی سی روشنی تھی۔لحہ بھر کو جیسے کائنات کی سب آوازیں دم توڑ گئیں۔وہ بے خودی کے سے عالم میں کھوئے کھوئے انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

'آپ کو چندا ماموں نے بھیجا ہے ناں؟۔۔۔آپ تو رو رہی ہیں۔۔۔چندا ماموں کہتے ہیں جو لوگ چاند پر رہتے ہیں اور غلطی سے زمین پر آ جاتے ہیں ان کی زبان یہاں کوئی نہیں سمجھتا۔۔۔وہ آپ کی طرح اور میری طرح اپنے بچھڑے ہوئے دیس کو یاد کر کر کے روتے رہتے ہیں۔۔۔۔آپ مت روئیں۔۔۔۔مَیں جب اپنے دیس کو لوٹوں گا تو آپ کو اپنی رتھ پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اپنے ساتھ بٹھا کر ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔میں آپ کو کبھی رونے نہیں دوں گا۔۔۔پھر آپ اور میں چاند پر بیٹھ کر بہت سی باتیں کیا کریں گے اور اُوپر سے زمین پر بہت سے پاگلوں کو دیکھ دیکھ کر خوب ہنسا کریں گے!'

'آپ کون ہیں؟' اسے اپنی آواز کہیں دُور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

'میں؟۔۔۔۔میں تو کوئی بھی نہیں ہوں۔۔۔۔سب یہی کہتے ہیں!۔۔۔۔میرے بابا بھی۔۔۔میری ماما بھی۔۔۔بھیا بھی۔۔۔اور اپیا بھی۔۔۔!' نوجوان نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

' کون؟۔۔۔۔آپ کن کی بات کررہے ہیں؟'

'وہی۔۔جن کا یہ گھر ہے۔۔۔

آپ انکل جیلانی کی بات کررہے ہیں؟۔۔۔مطلب آپ ان کے؟؟

وہی تو میرے بابا ہیں۔۔اور میں ان کا بیٹا ہوں۔۔۔جنید۔۔۔مگر نجانے کیوں وہ سب میری زبان سمجھتے اور میں ان کی زبان نہیں سمجھتا۔۔

آپ مجھ سے بات کیجیئے۔۔مجھے یقین ہے ہم دونوں ایک ہی زبان بولتے ہیں۔۔اچھا تو پھر بتایئے آپ کیوں رورہی تھیں ؟۔

'میں پچھلے کچھ عرصے کے دوران کچھ لوگوں کے پاگل پن کی وجہ سے بہت روئی ہوں۔۔۔شائد بہت حساس ہوگئی ہوں۔۔۔اس لئے میری آنکھیں میں نمی اب ہمیشہ کے لئے ٹھہر گئی ہے!'

'پہلے میں بھی اکیلا تھا۔۔۔۔بہت روتا تھا۔۔۔پھر میں نے اپنے چندا ماموں سے دوستی کرلی۔۔۔

اب میں ان سے بہت سی باتیں کرتا ہوں۔۔۔وہ میری بات بہت پیار سے سنتے ہیں۔۔۔میرے کچھ سوالوں کے جواب تو وہ اللہ میاں سے لے کر دیتے ہیں۔۔۔اسی لئے اب مجھے کبھی رونا نہیں آتا!'

'آپ چاند سے اور اللہ میاں سے کیا سوال کرتے ہیں؟'

'بہت سے۔۔۔اس دنیا میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پیار کیوں نہیں کرتے۔۔۔ایک دوسرے کو اتنی آسانی سے کیوں ماردیتے ہیں۔۔۔پہلے بناتے ہیں پھر سب کچھ خود ہی توڑ دیتے ہیں۔۔۔اگر اللہ میاں درختوں، تتلیوں، پرندوں، بارشوں اور موسموں کو زبان دے دیتے تو کیا وہ بھی ہم انسانوں کی طرح ایک دوسروں کے ساتھ ایسے ہی بولتے۔۔۔پاگلوں کی طرح ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے؟۔۔۔اور یہ کہ سب انسان ایک دوسرے کے اُتنے اچھے دوست کیوں نہیں بن سکتے جتنے میں اور چندا ماموں ہیں؟'

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

'انسان ایک دوسرے کے اچھے دوست ہو سکتے ہیں جنید۔۔۔یقین نہ آئے تو آپ میرے دوست بن کر دیکھیں'!

'مجھ سے کیوں؟۔۔آپ چندا ماموں کے ساتھ دوستی کیوں نہیں کرتیں؟'

'آپ سے دوستی کر کے مجھے لگے گا جیسے میری چاند سے دوستی ہو گئی۔۔۔intellectuals کے بھیس میں پاگلوں سے دوستی کر کے میں پہلے ہی بہت نقصان اٹھا چکی ہوں۔

'اچھا میں سوچتا ہوں!' جنید اپنی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر دوستی کی اس تجویز پر ابھی غور کر ہی رہا تھا کہ عین اسی وقت ایک ادھیڑ عمر عورت جنید کو ڈھونڈتی اور پکارتی ہوئی ان کے پاس چلی آئی اور آتے ہی اس نے جنید کا ایک کان اور ہاتھ یوں پکڑ لئے جیسے کوئی پولیس والا کسی چور کو رنگے ہاتھوں پکڑتا ہے!

'معاف کیجئے گا بی بی۔۔۔ہمارے بڑے صاحب کا چھوٹا بیٹا ہے۔۔۔پاگل ہے۔۔۔اس کا ذہنی توازن درست نہیں۔۔۔ذرا سا اِدھر اُدھر ہو جاؤں تو باہر نکل آتا ہے اور جو سامنے نظر آئے اسے پریشان کرنے لگتا ہے۔۔۔چلو اندر آج میں تمہاری خبر لیتی ہوں۔۔۔ناک میں دم کر ڈالا ہے اس پاگل نے'!

اور پھر وہ عورت دیکھتے ہی دیکھتے زمین پر اُترے ہوئے اس پاگل چاند کو تقریباً دھکیلتی ہوئی یوکلپٹس کی اوٹ میں چھپے اندھیرے میں گم ہو گئی۔حیرت سے گنگ حنین نے بے یقینی کے عالم میں سر اُٹھا کر چاند کی طرف دیکھا۔intellectuals اور ذی ہوش لوگوں کی دنیا پر پھیلا چاند اپنی روشنی سمیٹتے ہوئے شرمندگی کے مارے ایک بدلی کی اوٹ میں جا چھپا تھا!!!

محمود ظفر اقبال ہاشمی۔۔۔۔۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاکستان میں گاڑی چلانے کا تجربہ------

تحریر----ابن ریاض---

سعودی عرب میں ہم گاڑی چلا چکے ہیں اور ہمارے قارئین اس کے احوال سے بھی واقف ہیں۔اب کی بار ہم پاکستان میں بھی اپنا ہنر آزمانے کے متمنی تھے مگر ہمارے پاس گاڑی نہیں تھی۔ ہماری ڈرائیونگ کا حال پڑھ کر ہمیں کوئی اپنی گاڑی دیتا بھی نہیں ہے۔سو پچھلے سال تو یہ خواہش حسرت ہی رہی مگر اس بار ہماری یہ آرزو پوری ہو گئی۔ ہمارے انکل نے ہمیں اپنی گاڑی چلانے کی پیشکش کی کہ ہم تو چلاتے نہیں ہماری گاڑی چلا لو۔گاڑی بھی چل جائے گی اور تم لوگوں کو بھی آنے جانے میں آسانی ہو گی۔ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ضرور چلائیں گے۔ کہنے لگے کہ ابھی لے جاؤ۔ہم پریشان ہو گئے کہ ہماری ڈرائیونگ پر اتنا اعتبار ہے کہ گاڑی سے جان چھڑوانا مقصود ہے مگر دل کو تسلی دی کہ انھوں نے ہماری ڈرائیونگ ابھی دیکھی ہی کہاں ہے۔

سعودی عرب میں گاڑی بائیں ہاتھ پر چلائی جاتی ہے جبکہ یہاں دائیں ہاتھ پر۔یعنی کہ سب کچھ الٹا۔وہاں ہم دائیں ہاتھ سے گیئر لگاتے تھے یہاں یہ کام بائیں ہاتھ سے کرنا تھا۔اُدھر سمت کی نشان دہی کرنے والا ڈنڈا بائیں ہاتھ تھا یہاں سیدھے ہاتھ۔مزید براں دوسری گاڑی کے گیئر کلچ کا استعمال ایسے ہی ہے جیسے بندہ اپنے نمبر کی ہی دوسری عینک لگا لے۔ایک دو دن سر درد نہیں جاتا۔

ہم نے انکل سے کہا کہ ابھی ہمیں تھوڑی سی مشق کرنے دیں چند دن بعد ہم لے جائیں گے۔ ہمارے سسرال میں گاڑی ہے وہاں ہم چلائیں گے اور اس کے بعد یہ لے جائیں گے۔ سسرال والے بیٹی دے دیتے ہیں تو گاڑی دینا کیا مسئلہ ہے۔

سسرال میں گھر کے گرد اتنا رش بھی نہیں سو سکون والی سڑکوں پر ہم نے کچھ گاڑی چلائی مگر وہ کچھ اتنی اچھی نہیں تھی۔گیئر لگانے میں مسئلہ ہو جاتا تھا اور پھر جب ہم مڑتے ہوئے انڈیکیٹر لگاتے تھے تو اس کی بجائے شیشے کے وائپر چلنا شروع ہو جاتے تھے اور ہم اچھے خاصے الجھ جاتے تھے۔بس ایسے ہی مشق ہوئی ہماری اور ہم نے سوچا کہ بڑی اور اہم شاہراؤں پر تو یہ بہت سنگین غلطی ثابت ہو سکتی ہے۔

سسرال سے واپس آئے تو رمضان شروع ہو گیا اور مزید کسی مشق کا موقع ہی نہ ملا۔یوں بھی ہمارے پاس پاکستان میں وقت کم ہے تو سوچا کہ اللہ کا نام لے کر لے آتے ہیں۔ بھلا خشکی پر رہ کر بھی کبھی کسی نے تیراکی سیکھی ہے۔دو دن قبل ہم نے فون کیا کہ ہم کچھ دیر میں آ کر گاڑی لے جائیں گے۔ہم اپنے بھائی کو لے کر پی ڈبلیو ڈی سے خیابانِ سرسید گئے۔یہ کوئی بیس پچیس کلومیٹر کا رستہ ہو گا۔ہم وہاں پہنچے، کچھ دیر گپ شپ کی اور پھر گاڑی کی چابی مانگی۔ہمیں چابیوں کا گچھا پکڑا دیا گیا۔ہم نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کہا کہ گھر کی چابی رہنے دیں، گاڑی کی چابی کافی ہے ۔ کہنے لگے یہ سب گاڑی کی چابیاں ہیں۔ایک گاڑی کو چوری سے بچانے کے لئے تالے کی چابی، ایک گیئر کے گرد پڑے تالے کی چابی، ایک ڈگی کی چابی اور ایک گاڑی سٹارٹ کرنے کی چابی۔کمال ہی ہو گیا۔سعودی عرب میں تو ہم ایک ہی چابی سے کام چلا لیتے تھے۔واقعی بعض معاملات میں پاکستان زیادہ ترقی یافتہ ہے۔

گاڑی میں ہم بیٹھے۔شیشے سیٹ کیے۔گیئر لگایا۔وہ نرم تھا۔خوشی ہوئی کہ ہمارا بایاں بازو ویسے بھی کمزور ہے زیادہ زور لگانے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔۔ایمرجنسی کا بٹن دیکھا کہ ہمارے لئے سب سے ضروری وہی بٹن ہوتا ہے۔پٹرول کی سوئی بھی نصف ٹینکی کی نشان دہی کر رہی تھی۔علم ہوا کہ سب سوئیاں بالکل ٹھیک ہیں۔سب اطمینان کرنے کے بعد گاڑی گیراج سے باہر نکالی اور جب موڑنے لگے تو ہمیں دانتوں پسینے آنے لگے۔سعودی عرب میں تو گاڑی میں پاور سٹیرنگ تھا اور ہم بس اشارہ کرتے اور گاڑی اس جانب مڑ جاتی۔ یہاں دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر گاڑی کا رخ موڑتے ہوئے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بھینس کو پانی سے نکالنے کی کوشش کر رہے ہوں۔بہر حال ہم نے گاڑی نکالی اور آہستہ آہستہ گلیوں میں سے نکالتے ہوئے بڑی شاہراہ پر پہنچے۔شاہراہ پر ٹرکوں کی بھیڑ تھی اور کھڈوں کا ڈھیر۔ہم گاڑی کو کسی کھڈ کی زد میں آنے سے بچانے پر دھیان دیتے رہے۔گاڑی چلانے کا تو پہلے بھی مسئلہ نہیں تھا کہ ہماری ڈرائیونگ دیکھ کر دوسری گاڑیوں والے از خود ہی راستہ دے دیتے ہیں۔دعاؤں کی بھی ہمیں کمی نہیں رہتی کہ ہمارے ساتھ بیٹھنے والے از خود ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔اس کا ثواب بھی یقیناً ہمیں ہی پہنچتا ہے۔ابھی ہم آدھے رستے میں ہی تھے کہ بھائی نے شگوفہ چھوڑا کہ یہ تو پتہ کیا ہی نہیں کہ گاڑی پٹرول پر ہے کہ سی این جی پر کیونکہ سی این جی محض ایک پوائنٹ بتا رہی تھی۔ہم ہائی وے پر تھے اور پریشان ہونا فطری تھا۔ بھائی سے فون کروایا تو انھوں نے کہا کہ گاڑی پٹرول پر ہے سی این جی کی فکر نہ کرو۔ یہ سن کر ہم نے اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دور گئے تھے تو اچانک خیال آیا کہ ہم نے ٹائروں کی ہوا تو دیکھی نہیں نہ ہی مرمت کرنے والے آلات کا علم ہے کہ موجود ہیں کہ نہیں۔اس کا ذکر ہم نے نہیں کیا۔بس اللہ کا نام لے کر چلتے رہے۔کرم ہوتا گیا اور ہم بخیر و عافیت گھر پہنچ گئے۔ اس سے ہمارے اعتماد میں کچھ اضافہ ہوا اور اگلے روز ہم گاڑی لے کر 'یو کررس' چلے گئے۔راستے میں فیض آباد سے آگے پولیس چوکی آئی تو خیال آیا کہ ہمارے پاس تو لائسنس ہی نہیں۔کچھ پریشانی ہوئی مگر پھر خیال آیا کہ سعودی لائسنس سے ہی کام چلا لیں گے مگر اللہ کا کرم یہ ہوا کہ پولیس والوں نے روکا ہی نہیں اور یوں ہم سستے میں بلکہ مفت میں چھوٹ گئے۔ایک روز ہمیں ٹیکسلا جانا تھا۔راستے میں ایک ٹول پلازہ آتا ہے۔وہاں ہمیں تیس روپے ٹول ٹیکس دینا تھا۔ہم نے بیگم سے کہا کہ یہ لو والٹ اور تیس روپے نکال دو تاکہ ٹول پلازہ پر زیادہ وقت صرف نہ ہو۔بیگم نے نکال کر رکھ دیے۔جب ٹول پلازہ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پہنچے تو ہم نے بیگم سے پیسے مانگے تو اس نے کہا کہ یہ بیس ہیں، ہم نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ ڈیش بورڈ پر سکے پڑے ہیں وہ دس کے قریب ہیں۔ ہم نے ٹول والے کو رقم پکڑائی تو وہ ہمیں دیکھنے لگا۔ ہم نے کہا کہ بھائی صبر کرو، ابھی دس مزید دیتا ہوں تو کہنے لگا کہ یہ تو پاکستان میں نہیں چلتے۔ ہم نے اس کی بات سن کر رقم کی جانب دیکھا تو وہ سعودی ریال تھے۔ ہم نے اس کی شرافت و سادگی پر اس کو داد دی اور پھر تیس روپے دے کر جانبِ منزل روانہ ہوئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیخ کباب

اجزاء

گائے کا قیمہ۔بغیر چربی والا۔ایک کلو۔باریک کروالیں
لال مرچ پاؤڈر۔ایک کھانے کا چمچ
بھنے چنے چھلے ہوئے۔دو کھانے کے چمچ
خشخاش۔ایک کھانے کا چمچ
چھوٹی الائچی۔آٹھ عدد۔کچا پپیتا مع چھلکوں کے پسا ہوا۔ایک کھانے کا چمچ
ڈبل روٹی کے سلائس۔دو عدد
کالی مرچ۔چھ عدد
لونگ۔چار عدد
کباب چینی۔آٹھ عدد
پیاز۔درمیانی ڈلی۔ایک عدد۔آملیٹ کی پیاز کی طرح کٹی ہوئی
ہرا دھنیا۔ایک گٹھی۔باریک کٹا ہوا
ہری مرچ۔چار عدد۔باریک کٹی ہوئی
انڈا۔ایک عدد
خشک دودھ یا کھویا۔دو کھانے کے چمچ
نمک۔حسب ذائقہ
سفید زیرہ۔ایک چائے کا چمچ
سیاہ زیرہ۔ایک چائے کا چمچ
تیل۔حسب ضرورت

ترکیب

سب سے پہلے چنے، خشخاش، الائچی، سیاہ زیرہ، سفید زیرہ، کالی مرچ، لونگ، کباب چینی ملا کر باریک پیس لیں۔ پھر قیمے میں پسا مصالحہ، ڈبل روٹی کے سلائس کا درمیانی حصہ باریک کر کے ملائیں اور خوب اچھی طرح گوندھ لیں یا Chopper میں پیس لیں۔ پھر لال مرچ نمک ہری مرچ، ہرا دھنیا، پیاز، خشک دودھ، کچا پپیتا ملا کر دوبارہ سے گوندھ لیں اس سے پندرہ منٹ کے لئے رکھ دیں۔

اب ہاتھ کو گیلا کر کے سیخ پر کباب لگا کر کوئلے یا سوئی گیس پر سینک لیں جب سک جائیں تو روئی یا برش کے ذریعے تیل لگا لیں۔ مزیدار کباب تیار گرم گرم روغنی نان یا شیرمال کے ساتھ Serve کریں۔

بوٹی کباب

اجزاء

گائے کی بوٹی	ایک کلو		
لال مرچ پسی ہوئی	ایک کھانے کا چمچ	دہی	آدھی پیالی
بھنا اور پسا ہوا سفید زیرہ	ایک چائے کا چمچ	ادرک لہسن پسا ہوا	ایک کھانے کا چمچ
لیموں	تین عدد	کچا پپیتا پسا ہوا	دو کھانے کے چمچ۔(چھلکے سمیت پیس لیں)
تیل	آدھی پیالی	نمک	حسب ذائقہ

ترکیب

گوشت کو دھو کر اس میں دہی، نمک، لال مرچ، پپیتا، ادرک لہسن زیرہ اور لیموں کا رس اچھی طرح لگا کر ایک گھنٹے کے لئے رکھ دیں پھر سیخوں پر لگا کر سینک لیں یا پھر توے کے اُوپر پھیلا کر رکھ لیں، جب پانی خشک ہونے لگے تو ایک کوئلہ جلا کر گوشت کے اُوپر رکھ کر تیل ڈالیں اور ڈھکن ڈھانک دیں۔ دس منٹ میں مزیدار بوٹی کباب تیار۔ املی کی چٹنی اور روغنی نان کے ساتھ پیش کریں۔

چکن ملائی تکہ

اجزاء

مرغی	ایک عدد۔ہڈی کے بغیر (مرغی کو بڑے بڑے ٹکڑوں میں کاٹ لیں)		
تیل	ایک چوتھائی کپ	ہری مرچ	دو چائے کے چمچ۔چوپ
ادرک	ایک چائے کا چمچ۔پسا ہوا	لہسن	ڈیڑھ چائے کا چمچ
لال مرچ	ایک چائے کا چمچ کٹی ہوئی	سفید مرچ	تین چوتھائی چائے کا چمچ
کالی مرچ	ایک چوتھائی چائے کا چمچ	تازہ کریم	تین کھانے کے چمچ
دودھ کی بالائی	دو کھانے کے چمچ	بھنا دھنیا پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ
بھنا زیرہ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ	اجینو موتو	تین چوتھائی چائے کا چمچ
پسا ہوا کھوپا	ڈیڑھ چائے کا چمچ	لیموں کا عرق	دو کھانے کے چمچ
سفید سرکہ	ایک چائے کا چمچ	دہی	تین کھانے کے چمچ
نمک	ایک چائے کا چمچ		

ترکیب

مندرجہ بالا تمام مصالحوں کو مرغی میں ملا کر ایک سے دو گھنٹوں کے لئے marinate کرنے کے لئے چھوڑ دیں۔ تاکہ مصالحہ اچھی طرح مرغی میں جذب ہو جائے۔ پھر مرغی کے ٹکڑوں کو سیخ میں پرو کر اچھی طرح سینک لیں۔ لذیذ چکن ملائی تکہ تیار ہے۔ چٹنی سلاد کے ساتھ پیش کریں۔

رس ملائی

کا چمچ

اجزا

خشک دودھ دو کپ، دودھ تین کپ، انڈہ ایک عدد، پانی ایک کپ، چینی آدھا کپ، بادام، سبز الائچی حسب ذائقہ، بیکنگ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، سبز الائچی پاؤڈر ایک چوتھائی چائے کا چمچ، تیل ایک چائے

ترکیب:

خشک دودھ میں ایک کپ پانی، انڈہ، بیکنگ پاؤڈر، پسی الائچی اور تیل ڈال کر اچھی طرح مکس کریں اور آمیزہ تیار کر لیں، اس کی چھوٹی چھوٹی بالز بنا کر ایک

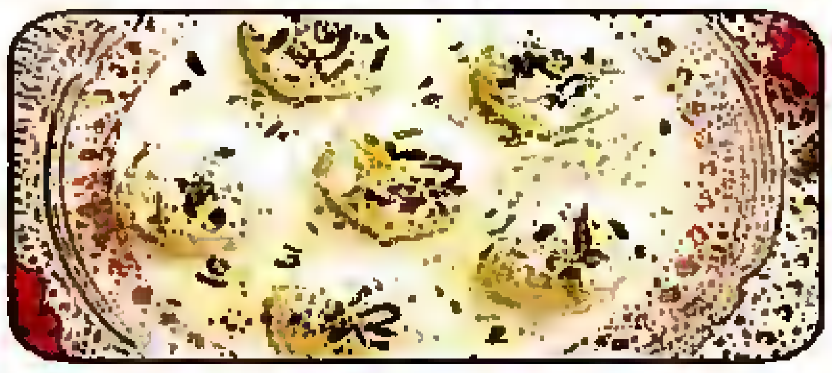

پلیٹ میں رکھ دیں، اب تین کپ کھلے دودھ میں الائچی، چینی، آدھا کپ خشک دودھ، بادام اور ایک کھانے کا چمچ گھی ڈالیں اور اسے ہلکی آنچ پر پکنے کیلئے چولہے پر رکھ دیں، جب پک جائے تو ٹھنڈا کرنے کیلئے رکھ دیں، جس پلیٹ میں پہلے سے تیار کردہ بالز پڑی ہیں اس میں ڈالیں اور اوپر کٹا بادام وغیرہ ڈال کر فریج میں مزید ٹھنڈا ہونے کیلئے رکھ دیں، مزیدار رس ملائی تیار ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

افسانہ ------سیدہ عروج فاطمہ---

"میرے دل کا قرار ہو تم"

جب دیکھو پڑھتی رہتی ہو- اتنا پڑھ کر کیا کرو گی تم - میں تو تھک جاتا ہوں ایک ہی طرح کی مصروفیت سے-بندہ کوئی فلم دیکھ لیتا ہے-اچھا چلو فلم کو بھی چھوڑو کوئی رومانوی ناول بھی تو پڑھا جا سکتا ہے--جس میں ایک ہیرو ہوتا ہے اور ایک اسکی ہیروئن-فضاؤں میں محبت رقص کرتی ہے-منظر بھی سب ہی گنگنانے لگتے ہیں" فواد نے تو پورا فلمی سین پیش کر دیا تھا-" ہاہا

.........فواد کتنی مزاحیہ باتیں کرتے ہو تم - یہ شوق تمہیں ہیں مجھے تو بس شاعری سے تھوڑا بہت لگاؤ ہے-"

رامین نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا-" اچھا تو پھر دکھاؤ اپنی کوئی نظم یا غزل-فواد نے تو آج ثبوت مانگ لیا تھا-" نہیں میں اپنے پاس محفوظ نہیں کرتی نہ جانے کہاں ہو گی ڈائری-" رامین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا-" یہ کیا بات ہوئی سنبھال کر رکھنی چاہیے" فواد نے سنجیدگی سے کہا-" اچھا بابا جب ملے گی تو سب سے پہلے تمہیں ہی دوں گی پڑھ لینا-کل میرا آخری پیپر ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں پڑھ لوں" رامین نے کتاب کھولتے ہوئے کہا، ہاں ہاں پڑھ لو-سب کچھ تو پہلے ہی پڑھ لیتی ہو تم -" فواد یہ کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا-سامنے سے رامین کی بہن ماریہ آ رہی تھی-" کیا ہوا بھائی اتنے غصے میں کیوں آ گئے ہیں آپ سب ٹھیک ہے نہ ماریہ نے فواد کو دیکھتے ہی سوال کیا-" کچھ نہیں فواد نے بس اتنا کہا اور اوپر چلا گیا-

رامین اور ماریہ بس دو بہنیں تھیں ان کا کوئی بھائی نہیں تھا-فواد اور اسکی والدہ کا اوپر والا پورشن تھا جو کے بہت قیمتی سامان سے مزین تھا-فواد کے والد کافی عرصہ بیرون ملک مقیم رہے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا-رامین کے والد یونیورسٹی کے کلرک رہ چکے تھے اور ایک سال قبل ہی ریٹائر ہوئے تھے-فواد کی والدہ زمینداروں کی بیٹی تھیں جہیز میں اتنا کچھ ساتھ لے آئی تھیں کے ابھی تک بہت سا سامان بالکل نیا پڑا تھا- پھر بھی فواد کا دل اپنی چچی کی طرف لگتا تھا-"

رامین کیسا ہوا تمہارا پیپر امید تو ہے کے اچھا ہوا ہو گا"" فواد تم یہاں یونیورسٹی میں کیا کر رہے ہو- آج آفس کیوں نہیں گئے""

میڈم پہلے میری بات کا جواب تو دیں-" فواد نے اپنے سوال کا جواب طلب کیا-

اچھا ہو گیا- اور تم مجھے اتنا غور سے کیوں دیکھ رہے ہو- خیر تو ہے نہ میں پہلے ہی بتا دیتی ہوں کے یہاں دال نہیں گلنے والی-"

رامین نے تو آج فواد کو ستانے کی ٹھان رکھی تھی-"

اتنی خوش فہمی اچھی نہیں ہوتی میں تو سامنے سے آتی ہوئی وہ لڑکی دیکھ رہا ہوں- کاش یہ میری کزن ہوتی-" فواد نے بھی رامین

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کوستانے کی کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب بھی ہو رہا تھا- "یہ بھلا کہاں سے خوبصورت ہے بجلی کا کھمبا لگ رہی ہے-لڑکی کا قد اتنا لمبا بھی اچھا نہیں لگتا ہے- میک اپ کی دکان لگ رہی ہے-"رامین نے لڑکی کی طرف نا گواری سے دیکھتے ہوئے کہا- "اچھا بس کرو رامین-حسد کرنا اچھی بات نہیں ہے- میری نظر سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو کے وہ لڑکی کتنی پیاری ہے-"فواد نے پھر سے ایک نگاہ اس لڑکی پر ڈالی- دس منٹ تک دونوں کے درمیان بحث چلتی رہی- پھر فواد کو رامین پر رحم آ ہی گیا اور وہ اسے گھر لے آیا-

آج اتفاق سے رامین کی ڈائری فواد کے ہاتھ لگ گئی-وہ کسی کام کے سلسلے میں گھر سے باہر جا رہا تھا کہ تب ہی اسکی نظر رامین کی ڈائری پر پڑی -رامین اپنی الماری کو ہمیشہ لاک لگا کر رکھتی تھی لیکن آج نا جانے کیسے بھول گئی- ڈائری کے پہلے صفحہ پر بہت خوبصورت ہینڈ رائٹنگ میں فواد احمد لکھا ہوا تھا- دوسرے صفحہ پر دلفریب سی نظم نے فواد کا استقبال کیا-----

میرے دل کا قرار ہو تم
میری صبح میری شام ہو تم
نہیں یہ کہا کبھی میں نے
میری کل کائنات ہو تم
تمہیں دیکھوں
تمہیں سوچوں ہر پل
میری محبت کا
عنوان ہو تم
کہوں میں کس طرح جاناں
دھڑکن کے پاس ہو تم

فواد کے نام وہ جسے میں دیکھ کر سارے غم بھول جاتی ہوں- اب تک وہ کیوں ان آنکھوں میں چھپی چاہت نہیں دیکھ سکا

..................................""رامین میڈم اب آپ کے ہنسنے کے دن آ گئے ہیں- میں تو اس دن یونیورسٹی میں ہی تم سے اپنی محبت کا اظہار کر دینا چاہتا تھا- لیکن تمہاری نظروں کی تاب نہ لا سکا- پھر ہلکی سی نمی تمہاری آنکھوں میں اتر آئی تھی-تم مسلسل مضبوط بننے کی نا کام کوشش کر رہی تھی-"فواد نے دل ہی دل میں خود سے ہمکلامی کی-

----

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

حجاب ایمان کی حفاظت ،اپنی حفاظت۔

کہکشاں صابر۔۔۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان کو جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہیں اس کو انسان سات پردوں سات تالوں میں چھپا کر رکھتا ہے۔حجاب کے لغوی معنی ڈھانکنا یا چھپانا ہے۔کئی ایشیائی اور مغربی مما لک میں حجاب سے مراد خواتین کا سر،چہرہ یا جسم کا ڈھکنا یا چھپا نا لیا جاتا ہے۔اسلامی فقہ میں حجاب کا تعلق پردہ سے ہے جس کو شرم و حیا اور اخلاقی اقدار کے تحفظ کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے چہروں پر نقاب ڈالا کریں یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے قرآن:سورۃ الاحزاب:59۔151

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور اے مسلمانو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ قرآن:سورۃ النور:31۔ٔ اسلامی تہذیب میں خواتین کا بیرونی پیراہن ہے۔بالخصوص اس کا استعمال پردے کے روپ میں ہوتا ہے۔اس طرح کا پردہ دنیا کے تمام مسلم گروہوں میں پایا جاتا ہے۔البتہ الگ الگ مقامات میں الگ الگ نام سے پردہ کا اہتمام ہو رہا ہے۔برقع،عرب مما لک اور برصغیر میں استعمال عام ہے۔اسلام امن پسند مذہب ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے،جس کے ذریعہ انسان بشریت کے تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے،تاریکیوں کو اجالوں میں بدل سکتا ہے۔اسلام اور اسلامی نظام حیات ایک پاک وصاف معاشرے کی تعمیر اور انسانی اخلاق وعادات کی تہذیب کرتا ہے۔اسلام نے جہالت کے رسم ورواج اور اخلاق وعادات کو جو ہر قسم کے فتنہ وفساد سے لبریز تھے یکسر بدل کر ایک مہذب معاشرے اور تہذیبی معاشرے کی بنیاد ڈالی جس سے عام انسان کی زندگی میں امن چین اور سکون ہی سکون در آیا۔اسلام اپنے ماننے والوں کی تہذیب اور پر امن معاشرے کے قیام کے لئے جو پہلی تدبیر اختیار کرتا ہے وہ ہے:انسانی جذبات کو ہر قسم کے ہیجان سے بچانا وہ مرد اور عورت کے اندر پائے جانے والے فطری میلانات کو اپنی جگہ باقی رکھتے ہوئے انہیں فطری انداز کے مطابق محفوظ اور تعمیری انداز دیتا ہے۔اسلام یہ چاہتا ہے کہ عورت کا تمام تر حسن و جمال اس کی تمام زیب وزینت اور آرائش وسنگھار میں اس کے ساتھ صرف اس کا شوہر شریک ہو کوئی دوسرا شریک نہ ہو عورت اپنی آرائش اور جمال صرف اپنے مرد کے لئے کرے ۔اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔اس سے مراد ایک نہایت پاک وصاف سوسائٹی کا قیام ہے

۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

اگر ہم اپنے چاروں اطراف نظر ڈالیں تو بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ احکام الٰہی سے منہ موڑنے اور روگردانی کے کیسے کیسے بھیانک اور عبرت ناک مناظر سامنے آرہے ہیں۔

مغربی دنیا خصوصاً یورپ اور امریکی معاشرے میں جہاں کسی قسم کے پردے اور حجاب کا گزر نہیں ہیں۔ وہاں کہ کیسے کیسے واقعات ہمارے سامنے نہیں آتے جن کے بھیانک نتائج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ اسلام نے اسلامی معاشرے کا ذوق ہی بدل دیا ہے اسلام کے ماننے والوں کے لئے حسن و جمال کی تمام حیوانی ادائیں مطلوب و مستحسن نہیں رہیں

آج دور جدید کی بظاہر ترقی یافتہ خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ہم قدم ہو کر چلنا پسند کرتی ہیں اور بے حجابی و بے پردگی کی علم بردار ہیں۔ اگر وہ اپنی دیانت داری سے خود اپنا جائزہ لیں تو انہیں بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ معاشرے میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے میں انہیں کیسی کیسی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں کیسی کیسی مشکلات سے دو چار ہونا پڑتا ھے

اسلام نے ہماری اجتمائی زندگی کا حال مردوں کے حوالے کیا ہے اور مستقبل عورتوں کے حوالے۔ اسلام نے عورت پر جو فرائض عائد کئے ہیں وہ اس قدر اہم ہیں کہ انہیں غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دینا نہایت خطرناک غلطی ہے۔ عورت کے فرائض اس قدر وسیع ہیں کہ وہ اگر ان کی طرف توجہ دے تو اسے کسی دوسری سرگرمی کی جانب دیکھنے کا وقت بھی نہ ملے۔ ملک کی ترقی کے لئے جتنی ضرورت اچھے سائنسدانوں منتظموں سپہ سالاروں اور سیاست دانوں کی ہے اتنی ہی ضرورت اچھی ماؤں اور اچھی بیویوں کی بھی ہے۔

حجاب عورت کا وہ پردہ ہے جسے گھر سے باہر کسی ضرورت کے لئے نکلتے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں شریعت کے وہ احکامات ہیں جو اجنبی مردوں سے عورت کے پردے سے متعلق ہیں۔ حجاب کے یہ احکامات سورت الاحزاب میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت عورت جلباب یعنی بڑی چادر) یا برقع (اوڑھے گی تا کہ اس کا پورا جسم ڈھک جائے اور چہرے پر بھی نقاب ڈالے گی تا کہ سوائے آنکھ کے چہرہ بھی چھپ جائے۔ گویا حجاب یہ ہے کہ عورت سوائے آنکھ کے باقی پورا جسم چھپائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ بدنظری ہی بدکاری کے راستے کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی وجہ سے اس آیت میں نظروں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نبی اکرم کے حجرہ مبارک میں تشریف لائے تو حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے آپ نے فرمایا: ان سے پردہ کرو! وہ کہنے لگیں: کیا یہ نابینا نہیں ہیں ؟ آپ نے فرمایا مگر تم تو نابینا نہیں ہو ہمارے معاملات آج اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ہم نے نوجوان لڑکیوں کو مخلوط تعلیمی اداروں دفاتر اور دیگر محافل میں غیر محرموں کے ساتھ آزادانہ میل جول کی اجازت دے رکھی ہے۔ بعض والدین کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی بچی پر اعتماد ہے۔ کیا نبی اکرم کو) نعوذ باللہ (حضرت عائشہ پر اعتماد نہیں تھا جن کی پاکیزگی کی گواہی خود رب العزت

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ٔ سورۃ النور کے دوسرے رکوع میں دی ہے۔ بدنظری کے نتیجے میں شیطان آنکھ کے راستے سے
ں میں اتر جاتا ہے پھر دونوں فریق ہم کلام ہوتے ہیں اور یوں بات آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔
ہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص مجھ سے ڈر کر
ں کی حفاظت کرے گا میں اس کے بدلے ایسا ایمان دوں گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں
ے گا۔ (طبرانی)

عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے (مسلم، موطا امام
لک)

ایک عورت مسجد سے نکل کر جا رہی تھی کہ حضرت ابو ہریرہ اس کے پاس سے گزرے اور انہوں نے
وس کیا کہ وہ خوشبو لگائے ہوئے ہے۔ انہوں نے اسے روک کر پوچھا اے خدائے جبار کی بندی
یا تو مسجد سے آ رہی ہے؟ اس نے کہا ہاں! بولے میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم کو یہ فرماتے سنا
ہے کہ جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ گھر
کر غسل نہ کرے۔ (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد)

درست ہے کہ ایسی عورتیں بھی ہوتی ہیں جو ذہنی اور عقلی صلاحیتوں کے اعتبار سے مردوں کی ہم پلہ
تی ہیں اور ایسے بھی مرد ہوتے ہیں جو جذبات کے اعتبار سے عورتوں جیسے ہوں مگر یاد رکھنا چاہیے
۔ قانون اور ضابطے اکثریت کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہے اور
ب کی کمزوریوں اور صلاحیتوں کو بھی جانتا ہے لہٰذا اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق بھی اسی کو ہے کہ
س کا دائرہ کار کیا ہو؟ ہمارا فرض تو یہ ہے کہ اس کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دیں۔ گویا ایک مرد کے
ئے جائز ہی نہیں کہ بلا ضرورت کسی اجنبی عورت سے بات کرے۔ البتہ اگر اجنبی عورت سے کوئی
کام ہو تو بھی روبرو ہو کر بات کرنے کی اجازت نہیں۔ تصور کیجئے کہ یہ حکم امت کی ماؤں کے لئے
ہے جن کے ساتھ ایک مسلمان کا رشتہ اپنی حقیقی ماں کی طرح پاکیزہ اور متبرک ہے تو عام مسلم خواتین
کے ساتھ بغیر پردے کے بات چیت یا لین دین کرنے کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟

آخر میں میں تمام حضرات و خواتین کو دعوتِ غور و فکر دیتی ہوں۔ کہ وہ ان دو راستوں میں سے کس
راستے پر چلنا پسند کریں گے۔ البتہ فیصلہ کرنے سے پہلے ہم سوچ لیں کہ عنقریب ہمیں روزِ قیامت
عدالتِ خداوندی میں پیش ہونا ہوگا اور وہاں معاملہ یہ ہوگا کہ) ہر انسان کو اس روز جتلا دیا جائے گا
کہ اس نے کس شے کو ترجیح دی اور کس شے کو چھوڑ دیا(۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ
اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے زندگی کے معاملات میں اس کے حکم کی پیروی کریں! آمین

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

عید پیاسنگ۔۔۔۔

تحریر۔ریما نور رضوان۔

مما، مجھے نہیں رہنا نانو کے گھر، پپا کو بلائیں مجھے اپنے گھر جانا ہے۔تین دن ہو گئے پپا نہیں آئے۔آیان پورے چار سال کا ہو چکا تھا، اس کا شمار سمجھدار بچوں میں ہوتا تھا۔

آیان زارو قطار رو رہا تھا، روزانہ اس کی ایک ہی رٹ ہوتی تھی کہ پپا کے پاس جانا ہے۔

زونائشہ پریشان سی بیڈ پر بیٹھی آیان کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔

میری جان؛ مما پپا سے ناراض ہیں، پپا سوری کریں گے تو پھر ہم گھر چلیں گے۔۔۔زونائشہ آہستگی سے بولی تھی۔

مما آپ روز یہی کہتی ہیں۔۔۔ننھا آیان غصہ سے چلایا تھا۔

بیٹا، مما پہلے ہی بہت پریشان ہیں، تم مزید پریشان نا کرو۔۔۔زونائشہ ڈپٹ کر بولی تھی۔

کارٹون دیکھو میں دودھ لیکر آتی ہوں۔۔۔زونائشہ ٹی وی آن کر گئی تھی۔

آیان نے سائیڈ ٹیبل سے زونائشہ کا موبائل اٹھایا تھا اور اذہان کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اذہان نے پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی تھی۔

پپا۔۔۔آیان رونے لگا تھا۔

آیان میری جان کیسے ہو۔پپا کی یاد نہیں آ رہی کیا؟۔۔۔اذہان مسکرا کر بولا تھا۔

پپا، آپکی کیا لڑائی ہو گئی ہے مما سے؟ مما کہتی ہیں پپا سوری کریں گے تو ہی ہم گھر جائیں گے۔پپا میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ارے میرا بیٹا رو نہیں۔ مجھے تو خود نہیں معلوم تمہاری مما کو کیا بات بری لگی ہے۔۔۔تم رو نہیں، صبح پپا آفس نہیں جائیں گے تمہارے پاس آئیں گے۔۔

پپا پرامس۔۔۔آیان کھل اٹھا تھا۔

جی پپا کی جان۔۔اذہان بھی مسکرا کر بولا تھا۔

زونی تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے، اذہان بھائی ایسے نہیں ہیں۔تم تو ان کی محبت ہو وہ کیونکر تمھیں دھوکہ دیں گے آخر محبت کی شادی ہے تمہاری، وہ کیوں تمہیں چھوڑ کر کسی اور سے رشتہ رکھیں گے، میرا دل نہیں مانتا اس بات کو۔۔۔زونائشہ کی باتیں سن کر علینہ مضطرب ہو گئی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

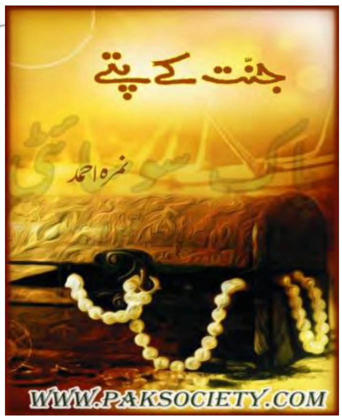

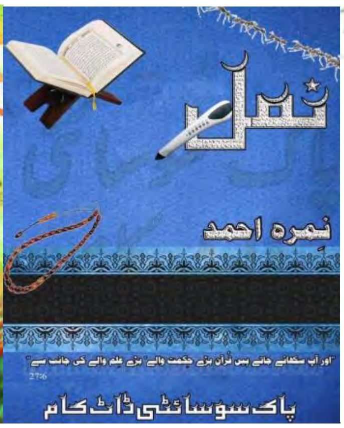

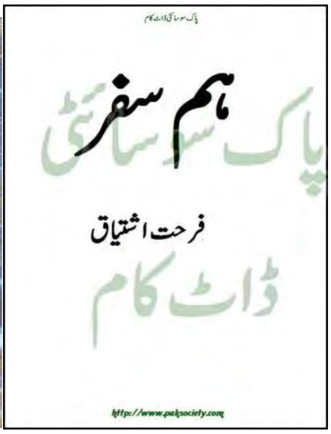

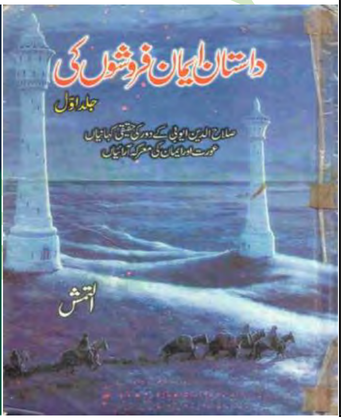

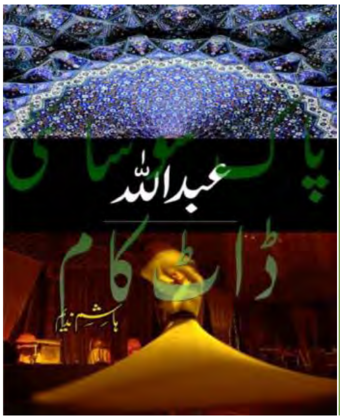

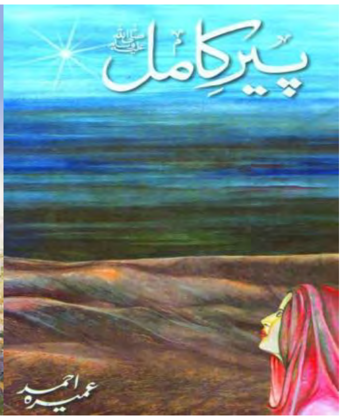

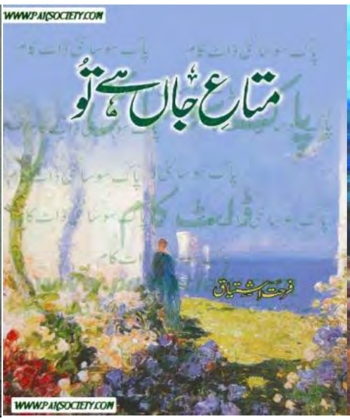

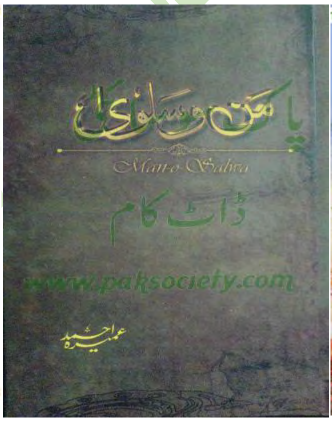

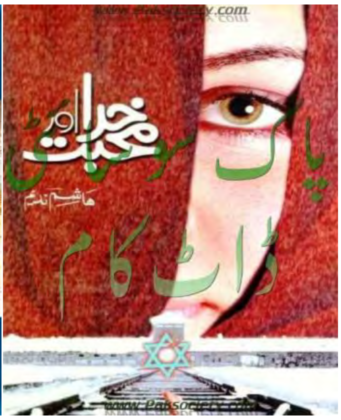

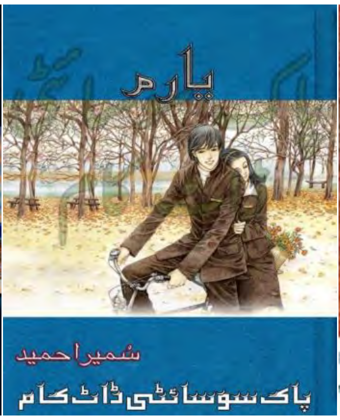

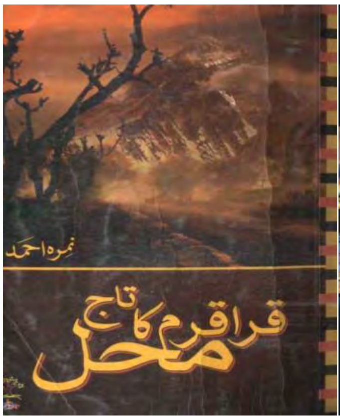

تم نے اذہان بھائی کو بتایا کہ تمہیں ان کے کلائی کا فون آیا ہے اور وہ کہہ رہی ہے کہ اذہان جلد اس سے شادی کرنے کا خواہش مند ہے۔۔۔علینہ نے استفسار کیا تھا۔

نہیں میں نے اذہان سے کوئی بات نہیں کی۔۔۔زونائشہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

زونائشہ اتنی بے وقوفی۔۔ایک ذرہ سی فون کال پر تم اپنا بسا بسایا گھر، چاہنے والا شوہر چھوڑ آئیں، بنا تصدیق کئے۔ مجھے پکا یقین ہے کہ وہ جو بھی کوئی لڑکی ہے محض جھوٹ کہہ رہی ہے۔اذہان بھائی ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتے۔۔۔علینہ کا انداز پر وثوق تھا

۔

لینہ، تم نند بھاوج کی باتیں ختم ہو گئیں ہوں، تو بس آجاؤ، رات بہت ہو گئی ہے، سونا ہے۔۔زونائشہ خیریت تو ہے نا؟ اذہان نے کیسے تمہیں رہنے کے لئے بھیج دیا، چار دن ہو گئے ایک بار ملنے بھی نہیں آیا۔زوہیب، علینہ کو بلانے آیا تھا۔۔۔ساتھ ہی زونائشہ سے بھی پوچھ لیا تھا۔

جی بھائی بس یوں ہی میرا دل چاہ رہا تھا رہنے کا۔ آپ کو اچھا نہیں لگ رہا تو میں چلی جاتی ہوں۔

زونائشہ چہرے پر مسکان سجا کر بولی تھی۔۔

ارے میری بہنا میں کیوں تنگ آنے لگا جب تک دل چاہے رہو۔۔۔بس میری بیگم کو روم میں بھیج دو، سونا ہے بس اب

۔زوہیب نے پیار بھرے انداز میں بولا تھا۔

آپ جائیں میں آتی ہوں۔۔۔علینہ جھنجھلا کر بولی تھی۔

جلدی آجانا یار۔۔زوہیب کہتے ہوئے چلا گیا تھا۔

زونی میری بات مان۔۔۔ابھی اذہان بھائی کو کال کر، ان کو بتا ساری بات۔۔۔اس طرح بن بات گھر بگاڑنا اچھی بات نہیں ۔۔تو بات کر۔۔میری بات مان۔علینہ، زونائشہ کا ہاتھ تھام کر نرمی سے بولی تھی۔

علینہ بھابھی اس ٹائم فون۔اذہان سو نہ گئے ہوں؟ رات کے تین بج رہے ہیں۔۔زونائشہ تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

زونی دل و دماغ سکھ چین میں ہوں، تو ہی پرسکون نیند آتی ہے۔۔بے سکون لوگ ساری رات جاگ جاگ کر کاٹتے ہیں۔سیاہ آسمان کو تکتے ہوئے۔تارے گنتے ہوئے، ہواؤں کے جھونکوں کو محسوس کرتے ہوئے، شب سے سحر کرتے ہیں۔اذہان بھائی کونسا سکون میں ہونگے۔تو بنا کسی وجہ کے ناراض ہو کر آگئی ہے۔اب تک ان کو خبر نہیں کی کہ ان کی محبوب بیوی کس بات پر روٹھی ہے۔۔۔علینہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

علینہ جب میں آرہی تھی تو اذہان بار بار پوچھ رہے تھے کہ خیریت تو ہے امی کے گھر کیوں جا رہی ہوں، میں نے کہا میرا اس گھر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں کوئی کام نہیں اس لئے جا رہی ہوں۔ آپ نے میرا محبت بھرا دل توڑا ہے، مان واعتبار توڑا ہے۔ وہ پوچھتے رہ گئے کہ زونی کیا خطاہ سرزد ہوگئی مجھ سے مجھے علم نہیں ہے یار بتاؤ تو اور میں آیان کا ہاتھ تھامے ان کی بات سنی ان سنی کرتی گھر کی دہلیز عبور کر گئی۔ جب ہم کسی انسان پر اپنی ذات سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں، مان، اعتبار اور پیار کرتے ہیں، اگر وہ اعتبار، بھروسہ اور اعتماد ٹوٹ جائے تو ہم بھی ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔۔۔ میں بھی ٹوٹ گئی بکھر گئی۔۔۔ زونائشہ نے روندھے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

زونی مجھے پتہ ہے تم بہت حساس ہو۔ لیکن اذہان بھائی تو سراسر بے قصور لگ رہے ہیں۔ جب ہم اپنے رشتوں میں بے وجہ خاموشی کو جگہ دیتے ہیں تو فاصلے خود ہی حائل ہو جاتے ہیں۔ خاموشی کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتی جب تک ہم بتائیں گے نہیں کہ مسئلہ کیا ہے تو سامنے والے کو کیسے معلوم ہوگا، جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہماری چپ، خاموشی کو برداشت نہیں کر سکتا ۔۔۔علینہ دھیرے سے بولی تھی۔

زونی وہم اور خدشے کو دور کرو اور اذہان کو کال کرو۔ عید میں پانچ دن باقی ہیں، گلے شکوے مٹاؤ، عید کی خوشیوں میں خوش ہو جاؤ ۔عید قربان قریب ہے تم بھی اپنے پیار پر قربان ہو جاؤ۔ علینہ شاعرانہ انداز میں شرارت سے بولی تھی۔

زونائشہ روم میں آئی تو ٹی وی پر کارٹون چل رہے تھے۔ ٹی وی آف کیا اور کھڑکی پر کھڑے ہو کر چاند کو تکنے لگی۔ اذہان نجانے کیا کر رہے ہوں گے میں کس طرح بات کروں؟۔۔علینہ ٹھیک کہہ رہی ہے مجھے اذہان سے باز پرس کرنی چاہیئے تھی۔ سچ کا پتہ لگانا چاہیئے تھا۔ یوں اس طرح اپنا بسا بسایا گھر چھوڑ کر چلے آنا عقلمندی نہیں کم عقلی ہے۔۔ اگر اذہان بے قصور ہوئے تو؟۔۔ تو کیا میں ان سے نظریں ملا پاؤں گی۔ میں نے ان پر شک کیا۔۔۔ یا خدا میں کیا کروں زونائشہ چاند کو دیکھتے ہوئے من ہی من میں کہہ رہی تھی۔۔۔ آنکھیں اشکوں سے بھری ہوئی تھیں۔۔

زونائشہ کے کانوں میں فجر کی اذان کی آواز دور کہیں مسجد سے آئی تھی اس نے آنسو صاف کیئے وضو بنایا اور نماز ادا کرنے لگی۔

اے مولا کریم ؛تو تو دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے، دل کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں، اے رب یہ دل اور دل کی دنیا اذہان الحق کے وجود سے جھلملاتی مسکراتی ہے۔ اذہان کے بن یہ دل لحہ لحہ پل پل روتا ہے۔ بس اے مالک دو جہاں سچائی ہمارے سامنے لے آ۔۔۔ میرا معصوم آیان بھی اپنے پپا کی دوری نہیں سہہ پا رہا ہے رب بس تو ہی کوئی راہ دکھا دے۔۔ زونائشہ دونوں ہاتھ پھیلائے دعا مانگ رہی تھی۔

مما انھیں پپا آئے ہیں۔۔۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زونائشہ صبح نو بجے کے بعد سوئی تھی۔آیان کیا ہے۔۔زونائشہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں جو نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔اور آیان مسلسل کاندھے سے پکڑ کر ہلائے جا رہا تھا۔۔۔

مما پپا ہمیں لینے آگئے ہیں۔۔۔

ہیں۔۔۔سچ ؟۔۔زونائشہ آیان کی بات سن کر فوراً اٹھ بیٹھی تھی۔اور حیرانگی سے بولی تھی۔

جی مما جلدی سے آجائیں پپا آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔آیان بہت خوش لگ رہا تھا، مسکراتا، چہکتا۔

اللہ پاک میرے لال کو صدا ہنستا مسکراتا رکھے آمین۔۔۔ماں کے دل سے فوراً دعا نکلی تھی۔

اذہان حیرت ہے پورے پانچ دن بعد آئے ہو؟ پانچ سال میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ زونائشہ رکنے آئی اور تم ملنے نہیں آئے۔۔۔زوہیب کو نجانے کیوں کچھ گڑبڑ لگ رہی تھی۔

زوہیب بھائی ایسی کوئی بات نہیں زونائشہ کافی ٹائم سے گھر رہنے کے لئے آنے کو کہہ رہی تھی تو میں ذرا کام میں بزی تھا۔ کچھ نئے پروجیکٹ پر کام شروع کیا ہے۔اسٹاف میں بھی کچھ نئے لوگ شامل کئے ہیں اسی سلسلے میں مصروف تھا تبھی نہیں آسکا۔ وگرنہ بات تو ہر وقت ہوتی رہتی تھی۔آیان ہی اتنی فون کالز کرتا ہے کہ بس۔۔۔اذہان مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔دونوں باتوں میں مشغول ہو گئے تھے۔

۔۔۔۔زونی اذہان بھائی کمرے میں آنا چاہ رہے ہیں۔۔۔علینہ جلدی سے بتانے آئی تھی۔

کیا۔۔۔زونائشہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

تو تو ایسے ریکٹ کر رہی ہے جیسے پہلی بار اپنے شوہر سے ملے گی۔

لینہ پھر بھی۔۔۔زونائشہ بوکھلا گئی تھی۔۔

زونی میری بات مان جو بھی بات ہے تم دونوں یہاں اپنے کمرے میں ہی کر لو۔۔۔باہر سب کے سامنے اچھا نہیں لگے گا۔میرا دل تو کہہ رہا ہے تو غلط فہمی کا شکار ہوئی ہے۔۔۔علینہ اپنی کئی بار کی کہی ہوئی بات دوبارہ کہہ گئی تھی۔۔زونائشہ سوچ میں الجھی تھی۔

اسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ۔۔

اذہان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مہذب اور شائستہ لہجے میں سلام کیا تھا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔زونائشہ نظریں جھکائے کھڑی تھی، دھیرے سے بولی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ارے، یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟۔۔۔اذہان نے کمرے کا دروازہ لاک کیا تھا۔

زونائشہ بوکھلا گئی تھی۔۔۔ یکدم چلائی تھی۔

ارے کیا ہو گیا پانچ دن کے بعد اپنی اکلوتی، لاڈلی محبوبہ بیوی سے ملونگا تو کیا یوں سر عام ملوں، میری چاہت و بے تابی سب پر عیاں کرنا چاہتی ہو کیا کہ سب محظوظ ہوں۔۔۔اذہان کے لب و لہجے میں وہی شوخی اور چاہت تھی۔

زونائشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔۔۔

آ جاؤ میری جان۔۔۔اذہان نے شہد آگیں سے لہجے میں پکارا تھا اور اپنی بانہیں وا کر دیں تھیں۔

زونائشہ روتی ہوئی بھاگی تھی اذہان کی بانہوں میں سمائی تھی۔۔۔اور اس کے سینے سے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

بس میری جان بس خود کو یوں ہلکان نا کرو۔۔۔اذہان محبت سے مخمور لہجے میں زونائشہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

میری جان یہ بتا دو اس اذیت ناک دوری کا سبب کیا ہے۔۔۔کیا خطا سرزد ہو گئی مجھ سے جو میرے ہنستے بستے گھر میں ویرانی اتر آئی۔۔۔اذہان سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔زونائشہ نے تمام تر بات اس کے گوش گزار کر دی تھی۔

زونی تم اتنی بے وقوف ہو۔۔اف اللہ۔اففففف۔۔۔اک نا معلوم لڑکی۔۔۔حنا میرے نئے پروجیکٹ کی اسٹاف ممبرز میں سے ہے۔انتہائی ماڈرن اور بے باک ہے،اس نے پہلے دن ہی مجھے کہہ دی تھا کہ سر مجھے جاب کی کوئی ضرورت نہیں،میرے پپا کا کاروبار بہت زبردست ہے، مجھے روپوں پیسوں کی کوئی کمی نہیں، محض وقت گزاری اور شوقیہ جاب کرتی ہوں، آپ کو دیکھ کر آپ پر اپنا دل ہار بیٹھی ہوں، کیا آپ میرے شریک حیات بننا پسند کریں گے۔اور میں نے اسے بتا دیا تھا کہ میں شادی شدہ اور ایک بیٹے کا باپ ہوں، تو کہنے لگی اس سے کیا فرق پڑتا ہے اس فضول لڑکی کی فضول گوئی حد سے بڑھ گئی تو میں نے اسے جاب دینے سے انکار کر دیا۔۔

اذہان ایسی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں حیرت ہے مجھے بہت زیادہ۔۔۔زونائشہ حیران و پریشان تھی۔

ہمارا معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ جتنی بے حیائی، بے شرمی عیاں ہوگی۔اتنے ہی آپ ماڈرن کہلائے جاؤں گے

آجکل کی لڑکیاں تہذیب کی چادر اتار کر برہنہ سر گھوم کر فخر محسوس کرتی ہیں مرد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کو فخر سمجھتی ہیں۔۔

بے وقوف صنف نازک یہ نہیں جانتی کہ دنیا کتنی بھی ترقی کر لے ہمارا معاشرہ کتنا ہی تبدیل ہو جائے لیکن عورت کی عزت ہمیشہ نازک آبگینے کی مانند تھی، ہے اور تا قیامت تک رہے گی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اذہان، مجھے معاف کر دیں میں اس چغل باز لڑکی کی باتوں میں آ گئی۔۔۔زونائشہ ہاتھ جوڑے اذہان کے سامنے کھڑی تھی۔

اذہان نے اس کے ہاتھ تھام لیئے تھے

،،نہیں میری جان ایسا نہ کرو۔۔زونی ہمیں اپنے رشتوں اور محبت پر اتنا یقین ہونا چاہیے کہ تھرڈ پرسن کتنی ہی غلط بیانی کرے ۔کتنا ہی وثوق سے جھوٹ بول کر ہمیں ہمارے پیاروں سے بدظن کر دے ہمیں اس کی باتوں پر بنا تصدیق اعتبار نہیں کرنا چاہیے دو لوگ آپس میں ہر دکھ تکلیف میں بنا شکوہ گلہ کیئے خوش وخرم رہتے ہیں تو چار لوگوں کو تکلیف ضرور ہوتی ہے یہی چار لوگ جلن وحسد میں بسے بسائے گھر برباد کرتے ہیں کسی کی باتوں پر بھروسہ کرنے سے بہتر ہے اپنی آنکھوں دیکھی بات پر بھروسہ کرنا چاہیے حنا نے شک کا بیج بویا، تم نے بیج اکھاڑ پھینکنے کے بجائے اس کی آبیاری شروع کر دی۔تمہارا غلط فہمی میں رہنا ،ہمارا بسا بسایا گھر اجاڑ دیتا۔۔۔گھر میاں بیوی دونوں کے ایثار سے و وفا سے بنتا ہے۔دونوں کو ایکدوسرے پر مکمل اعتبار و اعتماد ہو گا تبھی یہ گھر بنا رہے گا۔گھر بنانے اور بسانے میں زمانے بیت جاتے ہیں، جبکہ گھر ٹوٹنے میں لمحہ نہیں لگتا۔

اذہان دھیرے دھیرے سمجھا رہا تھا۔۔۔زونائشہ ندامت سے سر جھکائے کھڑی تھی۔

میڈم عید میں تین دن باقی ہیں منڈی نہیں چلنا کیا؟ جانور نہیں پسند کرو گی۔۔۔اذہان نے موضوع بدلا تھا۔

اذہان آپ نے مجھے معاف کر دیا ناں۔۔۔زونائشہ نم ناک آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ہاں یار معاف کیا اور تم بھی معاف کرو، گزری باتوں کو جانے دو۔آئندہ احتیاط برتنا۔ایرے غیرے کی بکواس سننے سے قبل اپنے شوہر کے مخلصانہ رویہ اور خالص چاہت پر توجہ دینا۔تم سے خفا رہ کر مجھے اپنی عید خراب نہیں کرنی ،عید قرباں میں نے اپنی بجنی سنگ منانی ہے۔اور بجنی کے ہاتھ کے بنے تیکھے اور چٹ پٹے پکوان کھانے ہیں۔تمہیں عید کس کے سنگ منانی ہے۔۔۔اذہان شوخی و شرارت سے کہتا ہوا شوخ شرارت کر گیا تھا۔زونائشہ کی پلکوں پر منوں بوجھ آ گیا تھا۔آنکھیں بند کیئے رب کی شکر گزار تھی کہ ان کے درمیان سے خفگی و ناراضگی زائل ہو گئی تھی۔۔۔اذہان کی شوخیاں بڑھتی جا رہی تھیں، زونائشہ کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ ہو گیا تھا۔

زونی کہو نا عید کس کے سنگ منانی ہے جان۔۔۔اذہان نے انگلی سے اس کی تھوڑی پکڑ کر منہ اوپر کیا تھا۔اذہان اقرار محبت و چاہت چاہ رہا تھا۔۔زونائشہ شرم آگیں لہجہ میں بولی تھی،

عید مناؤں گی پیا کے سنگ۔۔۔اپنی جان، زندگی، پیار کے سنگ۔۔۔

ان کے اطراف ڈھیروں محبتوں کے دیپ اور چاہتوں کے دیپ جل گئے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

بیٹا آج بچیوں کی کزن کی منگنی ہے کیا تم ہمیں ان کی طرف چھوڑ آؤ گے-اگر تم فارغ ہو آج تو-"

"جی چچی جان آپ کا حکم سر آنکھوں پر-"فواد نے رامین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا-

"رامین بیٹا ہمیں دیر ہو رہی ہے جلدی کرو-" رامین کی والدہ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا-"امی مجھے تو دیر لگتی ہے تیار ہونے میں-"رامین نے گھڑی کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہا-"چچی جان میں پہلے ماریہ اور آپ کو چھوڑ آتا ہوں رامین کو میں بعد میں لے آؤں گا اسے تیاری کا وقت دیا کیا یاد کرے گی-"فواد مسلسل مسکرا رہا تھا جیسے اس نے رامین کو پا لیا ہو-

نیلے رنگ کے شفون کے سوٹ میں رامین کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی-ابھی اس نے کاجل لگانے کے لیے ہاتھ اپنی آنکھوں کی طرف بڑھایا ہی تھا کے اسے اپنے عقب سے آواز آئی "آج تو کچھ لوگ پہچانے ہی نہیں جا رہے- بہت پیاری لگ رہی ہو رامین-""

فواد کیا ہو گیا ہے آپ کو-""ارے واہ ہم تم سے آپ ہو گئے کیا سے کیا ہو گئے-""فواد..............................."بس فواد کا نام لیتے ہی رامین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے- "یہ دیکھو محبت آنکھ کا آنسو بن گئی نہ-"فواد نے رامین کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا-

رامین کو اس کی پہلی چاہت مل گئی تھی-رامین کے دل کا قرار فواد تھا جو اب اسکے سامنے کھڑا تھا-

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وادیءکیلاش کی ثقافت "

مایام اعوان ــــــ

لوگوں کے رہن سہن' عادات واطوار اور روایات جو سالہا سال سے چلتے آرہے ہوں ثقافت کہلاتے ہیں..... ایک وقت تھا کہ کسی بھی ملک کی ثقافت کو اس ملک کی پہچان سمجھا جاتا تھا لیکن گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ جہاں الیکٹرانک میڈیا کی بدولت اور بہت سی تبدیلیاں دیکھنے کو ملی ہیں وہیں لوگوں کو اپنی روایات تک چھوڑتے دیکھا ہے اور انہی چکروں میں ثقافت کہیں دم توڑ چکی ہے لیکن پاکستان میں چند ایسی جگہیں ابھی بھی ہیں جہاں لوگ اپنی روایات کو سینے سے لگائے لحد میں اتر جاتے ہیں ان میں سے ایک پاکستان کے حسین ترین پہاڑی مقام کی ایک بستی جسے لوگ کیلاش کے نام سے جانتے ہیں یہاں کے قدیم باشندے کیلاشی کہلاتے ہیں اس علاقے کو کافرستان بھی کہا جاتا ہے یعنی " کافر حسیناؤں کا دیس "......... یہاں کے لوگ بہت ہی ملنسار اور مہمان نواز ہیں یہ حسین وادی اپنے سرسبز مقامات' کھیتوں اور پھلوں کے باغوں سے مالا مال ہے .... یہاں کے لوگ اپنے حسن کی مستی میں مگن صدیوں سے ایک جیسا ہی طرز زندگی اپنائے ہوئے ہیں.......... کیلاش چترال سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہاں کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کے باشندوں نے اپنی تہذیب اپنی ثقافت یہاں تک کہ اپنے لباس میں بھی دو ہزار سال سے کوئی تبدیلی نہیں کی .... یہاں کی عورتیں لمبی سیاہ میکسی نما فراک جو مختلف قسم رنگ برنگے دھاگوں سے تیار ہوتا ہے پہنتی ہیں اور گلے میں موتیوں اور سیپیوں کے ہار جو انہیں مزید خوبصورت اور معصوم بناتے ہیں..... کیلاش اصل میں تین وادیوں کا مجموعہ ہے، کیلاشیوں کی روایات پچھلے دو ہزار سال سے اپنی روایات پہ نا صرف قائم رہنا ہے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر انہوں نے اپنا لباس یا عقائد میں تبدیلی کی تو ان پر دیوتا کا عذاب نازل ہوگا......... کیلاشی سال میں تین میلے مناتے ہیں جن میں خواتین ڈھول کی تھاپ اور بانسری کی دھن پر رقص کرتی ہیں، پھول چنتی ہیں اور ایک دوسرے کے گھروں میں تحائف بھیجے جاتے ہیں......... کیلاشی عقائد میں رقص کو مذہبی رسومات میں شامل کیا جاتا ہے لہذا تینوں وادیوں میں رقص گاہیں موجود ہیں جہاں باقاعدگی سے اجتماعات ہوتے ہیں..... کیلاشی لوگ کسی کے مرنے پر غم کرنے کی بجائے خوش ہوتے ہیں اور گیت گاتے ہیں......... یہ ایسی روایات ہیں جو صدیوں سے کیلاش کی وادیوں میں بستی ہیں اور کیلاشی لوگ انہیں ترک کرنے کو گناہ سمجھتے ہیں اگر چہ ان میں سے بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں لیکن ان نے اپنی بستیاں الگ بنا رکھی ہیں.......... اس کمپیوٹر کے دور میں بھی کیلاش کے لوگ ان ساری چیزوں سے دور اپنے آپ میں مست ہیں اور یہی ان لوگوں کی خوبصورتی ہے.....

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بلوٹوتھ ٹیکنالوجی

تحریر: عاصمہ عزیز، راولپنڈی

موجودہ دور میں سمارٹ فونز سمیت تقریبا تمام الیکٹرونک کے آلات میں استعمال ہونے والی "بلوٹوتھ ٹیکنالوجی" کو استعمال کرنے کا اتفاق سب کو ہی ہوا ہوگا۔ لیکن درحقیقت بلوٹوتھ کیا ہے اور اسکو یہ نام کیوں دیا گیا اکثر ہمارے ذہن میں یہ سوال گردش کرتا ہے۔ تو جانتے ہیں کچھ معلومات اور حقائق موجودہ دور میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی بلوٹوتھ کے بارے میں۔

بلوٹوتھ ایک عالمی وائرلیس موصلات کا ذریعہ ہے جو محدود فاصلے پر واقع ڈیوائسز کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے۔ یہ ایک لو پاور کمیونیکیشن ہے جو محدود رینج پر واقع سمارٹ فونز، سمارٹ ٹی وی، لیپ ٹاپ ٹیبلٹس وغیرہ کے درمیان مختلف ڈیٹا کو منتقل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ بالکل وائی فائی کیطرح کام کرتا ہے کیونکہ اس میں ڈیٹا کی منتقلی کے لیے کسی کیبل کی ہمیں ضرورت نہیں پڑتی۔ لیکن بلوٹوتھ ٹیکنالوجی Radio waves استعمال کرتی ہے جسکی فریکونسی 10khz اور 300,000megahz کے درمیان ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ٹی وی اور اے سی کے لیے استعمال ہونے والے ریموٹس تب تک کام نہیں کرتے جب تک انکی سمت ٹی وی یا اے سی کی طرف نہ کی جائے کیونکہ یہ ریموٹس انفراریڈ ریڈیئشن کا استعمال کرتے ہیں جو کہ محض space transparent یعنی خالی جگہ سے گزرتی ہیں۔ اسکے برعکس بلوٹوتھ فریکونسی جو کہ ریڈیو ویوز کا استعمال کرتی ہے وہ مختلف اشیاء سے گزر سکتی ہیں۔ بلوٹوتھ ٹیکنالوجی ۱۹۹۴ میں ڈیٹا کے تبادلے کے لیے ڈیٹا کیبلو کے متبادل کے طور پر بنائی گئی تھی۔ اس کا نام بلوٹوتھ ۱۰ صدی کے بادشاہ ہیرلڈ بلوٹوتھ (Harold Bluetooth) کے نام پر رکھا گیا جس نے ڈینمارک اور ناروے کو متحد کیا تھا۔ کمیونیکیشن پروٹوکالز کے بنانے والے jim kardach نے اس ٹیکنالوجی کو یہ نام دیا۔

موجودہ دور کی بہت سی ٹیکنالوجیز کی طرح بلوٹوتھ کے بارے میں بھی عجیب معلومات پھیلائی گئیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بلوٹوتھ سردرد کا باعث بنتا ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ بوٹوتھ میں استعمال ہونے والی رائیف لہریں صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں لیکن اس بارے میں کوئی واضح ثبوت ابھی تک نہیں مل سکا۔ بلوٹوتھ ہیڈ سیٹ میں ایک مخصوص جذب کرنے کی شرح (SAR) ہوتی ہے جو کہ تقریبا .001watt/kg ہے۔

بلوٹوتھ ٹیکنالوجی کا مستقبل روشن دکھائی دیتا ہے کیونکہ یہ رابطہ قائم کرنے کی بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ ایک پروٹوکال کی ریسرچ کی گئی ہے جو کہ ایک بہت بڑے ایڈہاک نیٹ ورک (وائرلیس ایل اے این میں سٹیشنز یا کمپیوٹر کے رابطے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

باعث تشکیل پانے والا وقتی نیٹ ورک) کی حمایت کرے گا۔اسکے علاوہ بلوٹوتھ کے تازہ ترین ورژن میں سکیورٹی اور صلاحیتوں کے اعتبار سے بہتری لائی گئی ہے۔ بلوٹوتھ ٹیکنالوجی والوں کی جانب سے بلوٹوتھ میں UWB (الٹراوائیڈ بینڈ) کا استعمال بلوٹوتھ کے مستقبل کے لیے مثبت ثابت ہوگا۔الٹراوائیڈ بینڈ ٹیکنالوجی کے بہت سے مثبت نتائج دیکھنے کو ملیں گے جن میں ہائی ڈیٹا ٹرانسمشن بھی ہے۔الٹراوائیڈ بینڈ ٹیکنالوجی کو بلوٹوتھ سمیت وائرلیس یو ایس بی میں بھی کافی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔موجودہ دور میں بہت سی کمپنیاں بلوٹوتھ کی متاثر کن ایپلیکیشنز بنا رہی ہیں۔اسکے علاوہ ڈیٹا کی شرح، پاور کی کمی اور رینج میں مزید بہتری لانے کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔

ست رنگ میگزین
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

افسانہ۔۔۔

متاعِ جاں۔۔۔۔

کوثر جہاں۔ کراچی۔۔۔

دروازے کے وسط پر لٹکے رنگ برنگے چیمس ہٹاتے ہوئے کافی کا کپ ہاتھ میں تھامے نزل کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ کھڑکی پر لٹکے دبیز پردوں کے پیرہن سے چھنتی ہوئی سُرخی مائل روشنی میں ڈوبے درو دیوار کسی درد آشنا کا روپ دھارے ہوئے تھے۔ کافی کا کپ ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس نے جیسے ہی پردے کا کونا ہٹایا، صوفے پر بیٹھی مسکان نے آنکھیں مچاتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر دھر لئے گویا ابھی نیند سے بیدار ہوئی ہو..........

اب کیا مسئلہ ہے! نزل غصے سے بولی.......... کیوں اتنا ناگوار محسوس ہو رہا ہے! وہ جو چاہے کرے، جس سے ملے، بات کرے یا کسی سے بھی رشتہ جوڑے؟

مسکان بات کاٹتے ہوئے بولی تھی۔ میں مطمئن ہوں کیونکہ میری جگہ کوئی بھی نہیں لے سکتا..........

اچھا تو یہ ہے تمہارا سکون! اگر اتنے ہی سکون کی متلاشی تھیں تو اپنی جگہ چھوڑی ہی کیوں تھی اور ویسے بھی تم تو دستبردار ہو چکی تھیں نا.......پھر یہ اضطراب کیوں؟

نزل طنزیہ لہجے میں بولی..........

مسکان کافی کا سپ لیتے ہوئے ڈائننگ ٹیبل کے شیشے میں جھانکی اور اس پر رُکی ہلکی سی دھول کو ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے ہلکا ہلکا مسکرانے لگی..........

کچھ دستبرداریاں بڑی ڈھیٹ ہوا کرتی ہیں۔۔۔دل کو جونک کی طرح اسی دیوار پر لگا چھوڑ دیتی ہیں جس کے اُس پار دیکھنے والا ساکت پتھر نما بن جاتا ہے، پھر چاہے کتنا ہی گھسیٹ لو دل اپنی جگہ نہیں چھوڑتا.......... میں بھی تھک گئی تھی میں نے بھی اُسے وہیں چھوڑ دیا۔۔

مگر اُس نے تو تمہاری محبت کو جیت قرار دے دیا تھا نا! کہا تھا نا اُس نے تمہاری محبت جیت گئی..........

ہاں کہا تھا! مگر اُس مقام پر جہاں منزلیں راستوں کو ہی نگل چکی تھیں.......... اُس نے ایسے وقت ہاتھ بڑھایا جب منزلیں دھندلاہٹ میں ڈوب چکی تھیں اور راستے بینائی کی حد سے کوسوں دور.......... میں لوٹ کرنا آتی تو وہیں مر جاتی..........نزل جھنجھلاتے ہوئے بولی..........

آہ!! مگر حل کیا ہے؟..........مُسکان نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے صوفے کی پُشت سے ٹیک لگایا چھت پر لٹکے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوئے دھنک رنگ فانوس کے رنگ اُس کی ادھ کھلی آنکھوں کے آنسوؤں میں سما گئے۔۔۔

اور معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے بولی.......... حل!! حل تو مشکلوں کے ہوتے ہیں درد کا تو مداوا ہوا کرتا ہے

اور یہ درد.........................!

یہ درد تو متاعِ جاں ہے۔۔۔۔۔۔

پاک سوسائٹی
ست رنگ میگزین

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"نظم" ----

شازیہ کریم۔ ڈیرہ غازی خان

¤عید¤

میری عید
میرا چاند ہو تم
میری ہاتھوں کا کنگن
میری کلائی کا گجرہ ہو تم
میرے خوش رنگ حنائی ہاتھوں کی مہک ہو تم
عید کی خوش رنگ سی گھڑیوں میں
ایک خوبصورت سا خیال ہو تم
میرے سر کا زرتار آنچل
میری آنکھوں کا کاجل
میرا ہار سنگھار ہو تم
عید کی خوشیوں بھری سوغات ہو تم
اے میرے ہمسفر میں
ہر عید پر تمہاری راہ تکتی تھی
اس عید پہ ملے ہو تم
یہ عید اور عید کا چاند لگتا ہے حسیں
عید کے ان خوشگوار
یادگار لمحات میں جاناں
میرے ہونٹوں پہ ہے بس یہی دعا
یوں رہوں میرے ساتھ صدا
ہر عید ہو تیرے سنگ پیا
صدا گزاریں ہم ہر عید یوں ہی ساتھ پیا
یوں بیتے ہو تم میرے ساتھ پیا
میری سچی خوشیوں کے امین ہو تم
پچھلی چاند رات میں مانگی
میری دعا ہو تم ---

نظم ----

سیدہ عروج فاطمہ ---

تمہیں میں چاند کہتی تھی۔
حسیں اک خواب کہتی تھی۔
مجھے تم سے محبت ہے،
یہ صبح شام کہتی تھی۔
خبر نا تھی مجھے ہمدم،
کسی کو چاند کہنے سے،
حسیں اک خواب کہنے سے،
کوئی اپنا ہو نہیں جاتا۔
دیکھو کھو گئے نا تم،
مڑ کر بھی نہیں دیکھا،
کوئی کتنا اکیلا ہے --

نظم ----

کوثر جہاں --- کراچی

ست رنگوں کی ماری دنیا،
میرے رنگ چرا بیٹھی ہے۔
رنگ کی پھیکی دنیا ہے،
اب میں کیوں جھوٹے رنگ چراؤں۔
خود کو عارضی رنگ چڑھاؤں۔
مجھ کو اپنے رنگ بنا کر،
رات سویرے دیا جلا کر،
آنکھ جھپکتی نیند بہا کر،
رنگ برنگے خواب سجا کر
اپنا دامن سینا ہے،
مجھ کو پھر سے جینا ہے ----

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نظم۔۔۔۔

ریما نور رضوان ۔۔۔کراچی۔

زندگی کس ڈگر پہ آئی ہے
ہر سو درد و غم تنہائی ہے
سوچا تھا کیا اور کیا ملا ہے
یہ سوچ کر ہی آنکھ بھر آئی ہے
ہوتا ہے ہر اک کے ساتھ حادثہ
اس حادثے سے تو جان پہ بن آئی ہے
لمحوں میں سب کچھ تبدیل ہو گیا
ہم نہ سمجھ کی سمجھ میں نہ آئی ہے
یہ دنیا یہ لوگ بڑے ظالم ہے
کتنی ٹھوکریں کھا کر عقل آئی ہے
ہر اک اپنے مفاد سے ملتا ہے
ساری مروات ہم نے ہی دیکھائی ہے
ہوتا ہی نہیں ہم سے دنیا ئے دکھاوا
دل میں بغض کینا کبھی نہ آ پائی ہے
سہہ لیتے ہیں طنز یہ گفتگو بھی ہنس کہ
کہتے ہیں مجھکو پاگل سمجھ نہ پائی ہے
لہجے اور رویوں کی پرکھ ہے ہم کو رضوان
درگزر کرنے کی ادا ہم نے جو اپنائی ہے
زندگی مسکراتی، گنگناتی ہے
تلخ باتیں دل میں نہیں بسائی ہیں
زندگی ہے مختصر چلے جائیں کب کیا ہے خبر
یہی سوچ کر کسی کا بھی دل نہ دکھانے کی قسم کھائی ہے

نظم۔۔۔۔۔

حبیب ۔۔۔لاہور۔

سوچتا ہوں،
زمیں پھٹتی ہے،
نا آسمان گرتا ہے۔
ہائے معاشرے میں اب کہاں انصاف ملتا ہے۔
میرے گلشن کو بھی،
جانے کس کی نظر۔
کہ انساں کے روپ میں درندہ،
اب سرے عام پھرتا ہے۔
سوچتا ہوں،
قہر برستا کیوں نہیں،
آقا گرجتا کیوں نہیں،
کوڑیوں سے بھی ارزاں،
خوں انساں بکتا ہے۔
میرے جگر کے گوشے،
میرے چمن کی کلیاں،
کاٹے جاتے ہیں،
مسلی جاتی ہیں۔
ماؤں کے حوصلے۔
آزمائے جاتے ہیں،
زندگیاں بے کیف ہیں،
محصور ہیں کہ جیسے،
خوف میں مقید ہیں
لیکن تف ہے تجھ پر اے حاکم،
تو جو صبح شام بکتا ہے،
سوچتا ہوں،
شاید ان کے کہیں،
سرخ آندھی چلے،
اڑیں جائیں گے سب،

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

By ...Anila Murtaza

Daska..........

....

Tiresome labour of three seasons
Unearthing the treasure hidden
Laid in the lap of Laurel lands
Green Shawl and flowery bands
Nature is now gracefully adorned
Hath Undressed the apron weary and worn
Wrath of summer is elegantly forbidden
Made the autumn to shed all worth ridden
Forgot all withered and quivered garlands
Silently they let the humus to seduce the sands
Unleash the virginity by winters' misty hands
It's crowned by the industrious masons
Spring is the Queen for that reasons....

by...Fatima Ahmad

..... Mardan

Oh my love! please look at me.
Look me in the eyes so I can promise you
with every broken bone in this godforsaken body,
that my love is not going anywhere
but towards you.
Because when I see you,
I see that your heart is glowing
with a fire so goddamn golden,
like mine has been doing
since the day I first met you.

Because when every letter of my name
wraps around your lips,
I can hear the angels singing
and I know then that my name
was never meant to be called out by anyone
but you
Because when I touch your hand.
I feel life running through my veins
and safety surrounding me like a halo
and suddenly, the world doesn't seem
so scary anymore.

It's because I look at you
and your eyes tell me a story
with an unknown ending,
but God, with such a beautiful journey.
A journey I'm hoping to have with you.

It's because I will take your hand,
I will take your heart
and I will hold them tight.
I will give all the love that I have to give
until your hands stop shaking
until you know that my own clumsy hands
won't let go of yours without a fight.

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

محمود ظفر اقبال ہاشمیؔ ---------

"ہم"----

(دلیل کہ ایک دن ہم ضرور ملیں گے)۔

"میں" کسی اور خطّے کا دریا ہوتا ہے

"تم" کسی اور خطّے

دونوں کو ہزاروں کوس کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے

تب کہیں جا کر ---

وہ دونوں ایک سمندر میں گرتے ہیں

زندگی میرے کاندھے پہ سر رکھے سو رہی تھی۔

وہ شام نہیں تھی---

وہ شام نہیں تھی

وہ کوئی ٹھہرا ہُوا پل تھا،

خوشی کی اِک محفل میں

اچانک تم سے مل

محض اتفاق نہیں مری دعاؤں کا پھل تھا،

ہمارے اطراف میں سانسوں کی چنبیلی

سنگت و قربت کا کنول تھا،

پرانے زخم اُسی سے چاک ہوئے

جو زخموں کا حل تھا،

وہاں اب کرب ہی کرب ہے

جہاں خوشیوں کا جل تھا

جہاں خوشیوں کا جل تھا،

وہ شائد ابھی تک وہیں حیراں کھڑی ہو۔

میں ہی وہاں نہیں، جہاں کل تھا---

"پہلا با ہم سفر۔

اس کی نیم وا آنکھوں کے دریچوں کو چھو کر

خوشبوئے مہتاب اپنی خو کھو رہی تھی۔

گو ابھی کچھ دیر پہلے ہی شام ڈھلی تھی۔

گویا سرِ شام دلفریب سحر ہو رہی تھی۔

میرا کاندھا اب بھی اک آستانہ خواب تھا۔

جس پہ شبنم اک تعبیر بھگو رہی تھی۔

"ہم" کا درجہ پاتے ہیں!!!

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

افسانہ۔۔۔سائبان ہے

ثناء واجد۔۔۔فیصل آباد۔

ارے سنتی ہو وہ طیبہ ہے نا اسکے گھر سے رات کو لڑائی کی بہت آوازیں آ رہی تھیں۔ خالہ زینب نے تانیا کے گھر کے اندر آتے ہوئے بغیر سانس لئے اپنی بات بتائی۔

اچھا تانیا نے لاپروائی سے کہا۔

اسے پتہ تھا کہ خالہ نے روز حسب عادت سارے محلے کی رپورٹ دینی ہوتی ہے۔ "بس خالہ ہو گیا ہو گا کوئی مسئلہ، میاں بیوی میں نوک جھوک تو چلتی رہتی ہے۔" تانیا نے بے نیازی سے جواب دیا۔

"مجھے لگتا ہے اس کے شوہر کا کسی اور عورت سے چکر ہے۔ بہت زور و شور سے لڑائی ہوئی ہے دونوں کی"...

خالہ زینب نے آنکھیں گھماتے ہوئے دوبارہ کہا۔

"اچھا سنو تم اپنے شوہر کا دھیان رکھا کرو سارا دن گھر سے غائب رہتا ہے۔" خالہ نے آہستہ سے تانیا کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

اور تانیا نے حسب معمول مسکراتے ہوئے جواب دیا "نہیں خالہ زینب زید ایسے نہیں ہیں۔"

"اچھا بھئی میں تو تمہاری خیر خواہ ہوں تمہاری مرضی"... یہ کہہ کر خالہ نے اپنی چادر ٹھیک کی اور واپس چلی گئیں۔۔یقیناً اور گھروں میں بھی انہوں نے یہ بات بتائی ہو گی۔

اسے پتا تھا کہ خالہ زینب کی عادت بات کو بڑھا چڑھا کر بتانے کی ہے لیکن پھر بھی پتہ نہیں کیوں اس کا دل ایسی باتیں سن کر دھک سے رہ جاتا تھا۔

وہ بہت ملنسار اور اچھے اخلاق کی شوخ و چنچل لڑکی تھی۔ اماں بابا کو شادی کی بہت جلدی تھی سو جو پہلا رشتہ آیا قبول کر لیا۔ جلد ہی اپنے اخلاق سے شوہر اور سسرال کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ ساس نندیں جان چھڑکتی تھیں آخر اکلوتا بھائی تھا...... دیکھنے والے تانیا کو دیکھ کر رشک کرتے...... ایسی پرسکون زندگی اللہ سب کو دے یہ دعائیں اس کی سہیلیاں اسے دیکھ کر کرتیں تھیں......

جب تک ساس تھی اسے کوئی پریشانی نہیں تھی۔ ساس نے تانیا کا ہمیشہ ساتھ دیا اور اس نے بھی پوری دل و جان سے اپنی ساس کا احترام کیا۔ ان کی ہر چیز کا خیال رکھتی۔ ساس خوش تھی تو شوہر بھی خوش تھا۔

لیکن جب ساس کا انتقال ہو گیا اسے لگا وہ تنہا رہ گئی ہے۔ ساس نے ہر ضرورت کا خیال رکھا تھا لیکن بعد میں کوئی بھی نہیں رہا

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماےراحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ،
حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ،
سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی،

جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

تھا شوہر تھا لیکن اپنے کام کے سلسلے میں زیادہ وقت گھر سے باہر ہی گزارتا تھا وہ اپنے آپ کو اکیلی بھی محسوس کرتی تھی پر کیا کرے شوہر کو گھر تو نہیں بٹھا سکتی تھی......اگر بیٹھ جاتا تو کھانا کہاں سے تھا سو اس نے اپنی ہمسائی خالہ زینب سے دل لگا لیا وہ تو ویسے ہی فارغ رہتی تھیں سو گھر گھر گھومنا ان کا شوق تھا۔اس نے بھی ذرا دلچسپی دکھائی تو خالہ زینب نے اس کے گھر بھی آنا شروع کر دیا سارے محلے کی خبریں لا کر اسے دیتی۔

"سنو اپنے شوہر کا دھیان رکھا کرو کہیں اور نہ دل لگا لے۔" زینب خالہ اکثر کہتیں۔

وہ ہنس کر کہہ دیتی" نہیں خالہ وہ ایسے نہیں کریں گے کبھی۔"

"ارے ان مردوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ان کو تمہاری طرح کی گھر گرہستی والی بیوی چاہیے جو سارا دن صرف گھر اور بچے ہی سنبھالے لیکن باہر یہ اپنی نظریں لازمی رکھتے ہیں تا کہ باہر بھی یہ اپنا وقت پر سکون گزار سکیں......"

یہ خالہ نے اسے دو تین مرتبہ پہلے بھی جتایا تھا لیکن سامنے مسکرا کر کہہ دیتی" نہیں خالہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہے اگر میاں بیوی کے درمیان بھروسہ موجود ہو تو ایسا کبھی نہیں ہوگا......"

"اچھا بھئی تمہاری مرضی سمجھانا میرا کام تھا سو وہ کیا۔" خالہ آگے سے کندھے اچکا کر اسے کہتیں۔

لیکن خالہ کے جانے کے بعد وہ پریشان ضرور ہوتی تھی۔اگر کہیں واقعی، میں گھر سنبھالتی رہ گئی اور وہ باہر ہی اپنے لئے کوئی وقت گزارنے کے لئے دوشیزہ ڈھونڈ لیں تو......................یہ احساس اسے مزید پریشان کر دیتا تھا۔

کبھی کبھی اپنی ان ہی سوچوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ زید کا موبائل چیک کرتی تو کبھی فون آنے پر کان لگا کر سننے کھڑی ہو جاتی کہ مبادا کسی لڑکی کا تو فون نہیں لیکن بعد میں خود ہی شرمندہ ہو جاتی اور بعض دفعہ تو وہ اپنی ان حرکتوں پر خود ہی اکتا جاتی......بعض دفعہ اسے کبھی خود پر تو کبھی خالہ زینب پر غصہ آنے لگ جاتا تھا کہ بھلا وہ کس کام میں پڑ گئی ہے حالاں کہ اسے معلوم ہے کہ خالہ زینب کی عادت ہے ایک کی دس لگا کر بتانے کی ہے......

وہ کچن میں کھڑی پیاز کاٹ رہی تھی کہ باہر دروازہ بجا وہ سمجھ گئی کہ خالہ آئیں ہیں اور وہی پرانی باتیں کریں گی اب تو تانیا بھی ان کی باتوں سے تنگ آ چکی تھی اور اب وہ سوچ چکی تھی کہ اب کیا کرنا ہے......

وہ دروازہ کھول کر انہیں اپنے ساتھ ہی کچن میں لے آئی......سنو وہ طیبہ ہے نا اس پر سوکن آ گئی ہے۔ میں تمہیں پہلے نہ کہتی تھی کوئی بات ضرور ہے جو لڑائی ہوتی ہے اتنی۔اب وہ تیار بیٹھی ہے اپنے میکے جانے کو...وہ کیوں خالہ اس کے تو بچے بھی ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں؟ تانیا نے افسردگی سے پوچھا اے لو بس تمہاری طرح شوہر سے لاپرواہی کوئی پوچھ گچھ نہیں، کہاں جاتا ہے ،کہاں سے آتا ہے،اس نے کبھی پوچھا ہی نہیں اور یہ گل کھلایا اس نے ....اور تم بھی تو ایسی ہی ہو ہمیشہ اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کام میں جتی رہتی ہو کبھی اپنے شوہر سے پوچھ؟ اجی نہیں.................. ابھی بھی وقت ہے اپنے شوہر پر نظر رکھو......"

خالہ زینب نے ہاتھ نچا نچا کر اسے جواب دیا......

وہ بولی" خالہ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا ہوتا ہے اس میں احترام اور محبت شامل ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر احساس... اگر احساس ختم ہو جائے تو اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے۔لیکن ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔خالہ یہاں احساس بھی ہے اور محبت بھی ہے ۔اگر آپ کہتی ہیں تو میں ابھی آپ کے سامنے ان سے پوچھ لئے دیتی ہوں۔تا کہ آپ کے سامنے ان سے پوچھ لئے دیتی ہوں۔تا کہ آپ کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔تانیا نے دل میں سوچ رکھا تھا کہ آج فیصلہ ہو ہی جائے تو اچھا ہے تا کہ روز روز کی باتوں سے تو جان چھٹے،تنگ آ کر اس نے خالہ زینب سے کہا۔

لو بھلا میں تو ویسے ہی کہہ رہی تھی خالہ نے شپٹا تے ہوئے جواب دیا۔لیکن اس سے پہلے ہی زید خود آ پہنچا۔

آپ جو سارا دن گھر سے باہر رہتے ہیں اور آدھی رات کو گھر واپس آتے ہیں کیا کسی اور کے چکر میں ہیں۔" تانیا نے زید کو آتے دیکھ کر فوراً ہی سوال کر ڈالا کہ زید بھی تھوڑی دیر کے لئے ہکا بکا رہ گیا...... زید نے حیرت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا" نہیں یہ تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟"

"وہ خالہ کہہ رہی تھیں کہ مرد ایک کھلا سانڈ ہے کبھی بھی کسی وقت چھوڑ کر جا سکتا ہے...... بتائیں کیا آپ مجھے اور اس گھر کو چھوڑ کر جا سکتے ہیں جس کو میں نے جنت بنانے کی کوشش کی جس کے لئے اپنی ننھی ننھی خواہشات کا گلا گھونٹ کر اپنا خون جلا کر اس گھر کو آباد کرنے کی کوشش کی۔"

زید نے پہلے تو خالہ کو غصے سے تاڑا" اگر آپ اپنے گھر کی طرف زیادہ توجہ دیں تو بہتر ہو گا بجائے اس کے کہ دوسروں کے گھروں کی سن گن لے کر ادھر ادھر بتائیں سب کو۔میاں بیوی کے درمیان لڑائی اور بدگمانی پیدا کرنا سب سے بڑا گناہ ہے اور آپ میرے اور تانیا کے درمیان دراڑ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔"

خالہ تھوڑی سی خجل ہوتے ہوئے بولیں لو تم اپنی بیوی کو اکیلے چھوڑ کر سارا دن گھر سے باہر رہتے ہو میں ہی ہوں جو تمہارے پیچھے تمہاری بیوی کا خیال رکھتی ہوں اور تم مجھے باتیں سنا رہے ہو حد ہوتی ہے۔اب نہ میں یہاں آنے کی ہاں بتائے دے رہی ہوں" خالہ زینب یہ کہتے رکی نہیں اور چلی گئیں۔

خالہ کے جانے کے بعد تانیا نے زید کی طرف مسکراتے ہوئے کہا" زید مجھے آپ پر بھروسا ہے وہ تو بس ایسے ہی... زید نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کو ہاتھ کے اشارے سے چپ کرا دیا اور بولا" تانیا تم مجھ پر بس ہمیشہ ایسے ہی بھروسہ رکھنا۔محبت کے لئے اعتبار بہت ضروری ہے اور ویسے بھی میاں بیوی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

کہ تم میرا اور میرے بچوں کا اتنا خیال رکھو اور میں باہر کسی کھلے سانڈ کی طرح پھرتا رہوں، ہم دونوں تو ایک دوسرے کی ضرورت بھی ہیں اور لباس بھی ہیں۔تانیا نے زید کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اطمینان سے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا اور سوچنے لگی...

اور عورت کو تو صرف ایک مضبوط سائبان، ایک گھنے سایہ دار درخت کی ضرورت ہوتی ہے جس کے سائے تلے وہ آرام و سکون سے رہ سکے اگر وہ مل جائے تو عورت اپنے سارے غم بھول جاتی ہے......

عورت اپنے خلوص، پیار و محبت کے بیج سے ہی اپنے ہاتھوں سے سجائے گلشن کی آبیاری سے ایک سایہ دار درخت پا سکتی ہے جس کے سائے تلے عورت اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتی ہے......بس شرط یہ ہے کہ وہ گلشن خوبصورت رنگوں اور خوشبوؤں سے معطر فضا ہو......تانیا یہ سوچ کر مطمئن تھی کہ اس نے کسی اور کے کہنے میں آ کر اپنے گلشن کے پھول نہیں توڑے ورنہ اپنے ہاتھوں سے سجایا گلشن اجڑ بھی سکتا تھا اور پھر خود بھی اجڑ جاتی......

ست رنگ میگزین

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بیڈروم کی سجاوٹ۔

علینہ ملک۔کراچی۔

گھر چھوٹا ہو یا بڑا،اس کو سجانا اور سنوارنا ہر عورت کا خواب ہوتا ہے،کیونکہ گھر کی آرائش اور سجاوٹ،قرینہ،سلیقہ ہی اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے اور اسے جاذب نظر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔گھر کی آرائش یا سجاوٹ کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ اس پر زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ کیا جائے اور قیمتی اور نادر و نایاب اشیاء یا بھاری بھر کم فرنیچر وغیرہ کا استعمال کیا جائے۔گھر کی سجاوٹ میں سادگی کو اپنانا بہت ضروری ہے،بے جا اصراف اور چیزوں کی بھرمار گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے بجائے اس کو بوجھل اور ناپسندیدہ بنا دیتی ہے اور لوگ دیکھ کر ہی کوفت کا شکار ہو جاتے ہیں۔گھر وہ ہوتا ہے جس کو دیکھ کر آنکھوں میں سکون اور تازگی کا احساس ہو۔یوں تو گھر کا ہر کمرہ اور ہر کونہ توجہ طلب ہوتا ہے مگر بیڈروم گھر کا وہ گوشہ ہوتا ہے جہاں انسان سب سے زیادہ سکون محسوس کرتا ہے اور جہاں آرام کی غرض سے جاتا ہے لہذا اس کی آرائش پر خصوصی توجہ دینی پڑتی ہے تاکہ بیڈروم پرسکون اور آرام دہ محسوس ہو۔یہ نہیں کہ بیڈروم کو شوروم بنا دیا جائے اور اشیاء کی بھرمار خاتون خانہ کے پھوہڑپن کا ثبوت دیتی نظر آئیں۔

بیڈروم کی آرائش۔

بیڈروم کی آرائش کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ بیڈروم کی دیواروں پر کس رنگ کا پینٹ ہوا ہے۔کیونکہ دیواروں کا کلر کمرے کی سجاوٹ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔اگر دیواروں کا کلر ہلکا ہے تو پھر کارپٹ اور پردوں کا رنگ ڈارک رکھنا چاہیئے اور اگر دیواریں ڈارک کلر کی ہیں تو پھر کارپٹ اور پردوں کے لئے ہلکے رنگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔بیڈروم کو ہلکا پھلکا ڈیکوریٹ کرنا چاہیے،یہ نہیں کہ اسے ڈرائنگ روم اور لیونگ روم کی طرح پینٹنگز اور شوپیس سے بھر دیا جائے۔بیڈ کی سائڈ ٹیبل پر ایک خوبصورت اور مختلف اسٹائل کا لیمپ رکھ دیں بیڈ کے بالکل سامنے ڈریسنگ ٹیبل رکھیں تو زیادہ اچھا لگتا ہے،ڈریسنگ ٹیبل پر چیزوں کی بھرمار نہیں ہونی چاہیئے،بلکہ استعمال کی چند چیزیں رکھیں جائیں،جیسے میک اپ کا کچھ ضروری سامان،لوشن،پرفیوم اور ہیئر برش وغیرہ۔بیڈ کی ایک سائیڈ پہ الماری ہوتی ہے،الماری میں تمام سامان اور کپڑے بھی ترتیب سے رکھیں جائیں۔بیڈ کے کراؤن والی سائیڈ پر اوپر کی طرف یا تو کوئی گھڑی لگائی جائے خوبصورت سی یا پھر کوئی خوبصورت پینٹنگ لگائی جائے۔پھول بھی کمرے میں تازگی کا احساس بخشتے ہیں اس لئے بیڈروم کے کسی ایک خالی کونے میں کوئی اچھا سا پھولوں کا گلدان سجائیں۔کمرے میں پردوں کا انتخاب سردی اور گرمی کی مناسبت سے کریں،سردیوں میں موٹے دبیز پردے لگائیں اور گرمیوں میں ہلکے رنگوں کے ہلکے پردے کا انتخاب کریں۔ایک ہی پردوں کا سیٹ بوریت پیدا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کرتا ہے لہذا کمرے کے لئے کم ازکم پردوں کے دو سیٹ استعمال میں ہونے چاہئیں۔ پردوں کے ڈیزائن کا انتخاب آپ کے ذوق کی نشاندہی کرتا ہے لہذا اس کا انتخاب بھی بہت سوچ سمجھ کر کریں۔ گلاس وال کے لئے بلائینڈز کا استعمال بھی اچھا لگتا ہے۔ کمرے میں کم سے کم چیزیں ہونی چاہئیں کیونکہ ان چیزوں کو سلیقے اور قرینہ سے رکھنا اور انہیں صاف ستھرا رکھنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے، اگر کمرے میں بہت سی چیزیں رکھ لی جائیں اور ان کے اوپر گرد جمی ہو اور ان کی صفائی کا خیال نہ رکھا جائے تو کمرہ نہ صرف دیکھنے والوں کی تعریف اور توجہ سے محروم رہتا ہے بلکہ اپنے لئے بھی سر درد کا باعث بنتا ہے ۔ بیڈروم ایک پرسکون گوشہ ہوتا ہے اس لئے اس کی سجاوٹ میں بھی سادگی اور سکون کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ چیزوں کی بھرمار سے کمرہ سر درد یا آنکھوں کی تکلیف کا باعث نہ بنے۔ اس کے علاوہ بیڈشیٹس کا انتخاب بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بیڈشیٹس بھی کمرے کی رونق کو دوبالا کرتی ہیں۔ دیدہ زیب کلر کی بیڈشیٹ سے سکون اور تازگی کا احساس ہوتا ہے۔ پہلے پہل پرنٹڈ بیڈشیٹس کا رجحان عام تھا، مگر پھر کروشیہ سے بنی ہوئی بیڈشیٹس کا دور آیا اور اب تھری ڈی بیڈشیٹ کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ جدید تکنیک سے تیار کردہ ان بیڈشیٹس سے کمرے کی خوبصورتی اور رونق بڑھ جاتی ہے۔ تھری ڈی بیڈشیٹس انتہائی خوبصورت اور ملٹی شیڈز میں ہوتی ہیں۔ ان پرنٹیڈ بیڈشیٹس کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے پھول بستر پر رکھے ہوں یا گھوڑے، پرندے اور چیتے بستر پر دوڑتے پھر رہے ہوں۔ تھری ڈی بیڈشیٹس کے استعمال کے لئے ضروری ہے کہ کمرہ تھوڑا کشادہ ہو ورنہ اس کی خوبصورتی اور دلکشی ماند پڑ جاتی ہے۔ بیڈروم اگر کشادہ ہے تو اس میں بیٹھنے کے لئے ایک طرف کوئی خوبصورت سی کرسی اور ٹیبل کا انتخاب بھی کیا جا سکتا ہے اور آرام دہ کرسی بھی رکھی جا سکتی ہے۔ غرض بیڈروم کی سجاوٹ کرنے میں سادگی کا عنصر غالب ہونا چاہئے تاکہ ذہن پر سکون نیند حاصل کر سکے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ست رنگ آن لائن میگزین

send your feedback

story ,articles & poetry

on this email address.

saatrang.magzine@gmail.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY